بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

نَحمَدُہٗ وَنُصَلّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم

آئینۂ معروف

حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی

معروف پیر مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گلدستۂ معروف

مجموعۂ کلامِ پیر معروف مدظلہ العالی

عرفانی کلاموں کا مجموعہ

عرفانِ معروف

پیمانۂ معروف

آئینۂ معروف

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی

عادل فہمی نوازی **معروف پیر** مدظلہ العالی

منجملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

ارکان

کتاب کا نام	:	گلدستہءِ معروف
مجموعہِ کتب	:	آئینہءِ معروف، پیمانہءِ معروف، عرفانِ معروف
مصنف	:	حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی **معروف پیر** مدظلہ العالی
نوعیتِ اشاعت	:	باردوّم
تعدادِ اشاعت	:	۱۰۰۰/ایک ہزار
بموقعِ اشاعت	:	جشنِ من کُنتُ مولاؑ
تاریخِ اشاعت	:	۱۳/رجب المرجب بمطابق ۱۵/فروری ۲۰۲۲ء
مقامِ اشاعت	:	آستانہءِ معروف پیر، مسجدِ اولیاء، مدّی کُنٹا گاؤں، سداشیو پیٹ منڈل، ضلع سنگاریڈی، حیدرآباد، تیلنگانہ۔
کمپوٹر کمپوزنگ	:	معراج نواز شاہ قادری 9773039800
قیمتِ کتاب	:	۲۰۰/روپئے

INTERNET

OUR WEBSITE
www.maroofpeer.com
www.peerfehmi.com
www.peermaroof.com

OUR BLOGS ON BLOGGER
www.maroofpeer.blogspot.com
www.peermaroof.blogspot.com
www.sarkarmaroofpeer.blogspot.com
www.peerfehmi.blogspot.com
www.sarkarpeeraadilbijapuri.blogspot.com
www.sarkarbadshahquadeerallah.blogspot.com
www.hazratwatanshahqibla.blogspot.com
www.internationalsufismacademy.blogspot.com

OUR BLOGS ON WORDPRESS
www.maroofpeer.wordpress.com
www.peermaroof.wordpress.com
www.sarkarpeerfehmi.wordpress.com

YOU TUBE CHANNELS
www.youtube.com/maroofpeer
www.youtube.com/peermaroof
www.youtube.com/sarkarmaroofpeer
www.youtube.com/sarkarpeermaroof
www.youtube.com/sarkarpeerfehmi
www.youtube.com/miracleofislam92
www.youtube.com/user/sufimuraqbah

ON FACEBOOK
www.facebook.com/maroofpeer92
www.facebook.com/peermaroof

EMAIL ID
maroofpeer@yahoo.com
peermaroof@yahoo.com
maroofpeer@maroofpeer.com
peermaroof@maroofpeer.com
maroofpeer1@gmail.com

گلدستہ ءِ معروف یہ میرے تین کلاموں کا مجموعہ ہے " آئینہ ءِ معروف " " پیمانِ معروف "" " عرفانِ معروف " ان تینوں کتاب کے جو تمام کلام ہیں ان پھولوں کا ایک گلدستہ بنایا گیا اور اس کو ایک کتاب کے گلدان میں رکھا گیا اس گلدان کا نام گلدستہ ءِ معروف رکھا گیا یہ میرے پیرِ کامل کا احسان عظیم ہے جن کی تعلیم روحانی عرفانی الہامی کی وجہ سے بندہِ عاجز معرفت کے انمول موتی کو کلاموں کی شکل میں جمع کر سکا اللہ تعالی اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صدقے طفیل میں میرے پیرِ کامل کا سایہ تا قیامت تک تمام مریدین و خلفاء کرام کے سر پر رکھے ، اور آپ کو صحتِ کلی عطا فرمائے ، اور آپ کے علم و فضل سے ہمیں روشن کرے ۔ میں اللہ تعالی کی ذات سے یہ اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالی اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے طفیل میں کتابِ ھذا **گلدستہ ءمعروف** کو تمام عالم میں میرے پیرِ کامل کے جوتیوں کے صدقے میں قبول فرمائے گا ۔ میرے پیر کا نام روشن ہوگا اور تمام میرے مریدین و عاشقین وعقیدت مند اس سے فیضیاب ہوں گے انشاء اللہ ۔ گلدستہ ءِ معروف اس کتاب کو پائے تکمیل تک پہنچانے کے لیے جنہوں نے بھی دامے درمے سخنے قدمے حصہ لیا ہے مولا ان کو دونوں عالم میں کامیاب و کامران کرے اور اس کتاب کو میں اپنے پیر کامل شیخ العارفین محبّ الصادقین سرکار پیر فہمی مدظلہ العالی کی بارگاہِ ولایت میں نذر کرتا ہوں ۔ گر قبول عزو شرف

خاکپائے پیر فہمی خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی

معروف پیر مدظلہ العالی

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم

محبت کے جو نقش قلب میں تیار ہوتے ہیں
ابھر کر وہ تصور میں رخِ دلدار ہوتے ہیں

معارف المشائخ برھان الحقائق سر الاسرار نور الانوار تاج الاولیاء قمر الاصفیاء سیدی مرشدی پیر روشن ضمیر حضرت خواجہ شیخ صوفی محمد فاروق شاہ قادری چشتی معروف پیر مدظلہ العالی نے دنیائے تصوف وشاعری کو اپنی نایاب و بے مثال تصانیف عطا فرمائی ہے۔ زیرنظر کتاب گلدستۂِ معروف یہ آپ کی تین کتابوں (۱) آئینہء معروف (۲) پیمانہِ معروف (۳) عرفانِ معروف کا مجموعہ ہے، جس میں عدیم المثال عرفانی اور اسرار تصوف کے بیش بہا کلاموں کا خزانہ ہے جو آسان اور عام فہم انداز میں یکجا کر دیا گیا ہے جو لائق صد تحسین و مبارک ہے، اسی وجہ سے گلدستہ ءمعروف کی افادیت لامحدود فیض حاصل کرنے کا عظیم الشان ذریعہ ہے۔

بعض کتابیں معلومات عرفانی کا خزانہ ہوتی ہیں اور بعض اس سے بھی کہیں آگے اسرار کا خزانہ ہوتی ہیں۔گلدستہ ءمعروف بیک وقت مرکز بحرین ہے بلکہ دریائے طریقت اور معرفت کو کوزے میں سمو رہا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ .

اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی کے لیے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

عرفاء اور علماء ربانیین نے **لیعبدون** سے **لیعرفون** مراد لیا ہے۔یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اپنی تلاش اور اپنے عرفان کے لئے تخلیق فرمایا اور اپنے وجود کے راز کو انسان میں پوشیدہ رکھ کر اس جلوہ کو عام بھی کر دیا اور طرۂ امتیاز یہ ہے کہ تاجِ خلافت سے سرفراز فرما کر اپنا آیئنہ بنایا

گلدستہ معروف میں ایسے ہی رموز کو کلاموں کی شکل میں ڈھال کر پیش کیا گیا ہے۔

وجود آدمی ہو کر خدا کی شان لایا ہوں
میں اپنے آپ میں کون ومکاں کی جان لایا ہوں

چھپا گنج خفی نور نبی سر انا مجھ میں
ہزاروں سر میں رکھ کر قیمتی سامان لایا ہوں

حقیقت کو شریعت کی نظر سے دیکھنے والوں
اسی کا نور ہوں اور نور کی پہچان لایا ہوں

(گلدستہ معروف)

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ صمدیت دعا کرتا ہوں کہ وہ بطفیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وبطفیل غوث وخواجہ واولیاء کرام طالبان حق کے لئے اس کتاب کو سرچشمہ فیضان بنا اور ہمیں اپنے مرشد کامل کے لطف وعنایات سے خوب مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرما آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین کے

خاکپائے معروف پیر خواجہ شیخ مولانا محمد آصف شاہ قادری الچشتی عادل فہمی معروف نوازی **ربانی پیر** عفی عنہ

اللہ کی بے شمار تعریفیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے نوازا۔ درود وسلام ہو ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن سے علم کا سمندر اور روحانی نور ولی اللہ کو وراثت میں ملا ہے جس سے قیامت تک انسانیت کی رہنمائی ہوگی۔ ہمیں اپنی زندگی میں ایسی ہی ایک روحانی شخصیت حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی معروف پیر مدظلہ العالی کا مشاہدہ کرنا نصیب ہوا۔

گلدستہ ءِ معروف" حضرت معروف پیر مدظلہ العالی کے روحانی کلام یا سونیٹ کے تین چشموں کا مجموعہ ہے جو روحانی شاعری کے کلام پر مشتمل ہے جس کا اصل نام" آئینہ ءِ معروف"" پیمانِ معروف"" عرفانِ معروف .'یہ کلام تصوف میں ان کی تقاریر اور لیکچرز کے علاوہ حضرت کی تصانیف کا بہترین نمونہ ہیں۔

یہ کلام اسلامی تصوف کے حقائق اور گہری صوفیانہ آگہی کی بازگشت کرتے ہیں جو واضح طور پر مصنف کے امتیاز اور فضیلت کو ظاہر کرتے ہیں۔

اس ترقی یافتہ دور میں، مادی خوشحالی بنیادی خواہش ہے، اور بدقسمتی سے انسانیت سے آگے نکل جاتی ہے۔

بنیادی ترجیح کی شرائطِ زندگی مکمل طور پر نفس اور دنیاوی لذتوں کے گرد گھومتی ہے۔اس طرح زندگی کا مقصد ہی بھول گیا اور زندگی کا تحفہ ضائع ہو گیا۔ حیاء، دیانت، خلوص، امانت داری، سخاوت، رحم دلی وغیرہ جیسے انسانی کمالات سے متعلق خوبصورت کردار اس وقت ختم ہو چکے ہیں۔ دل تاریکی میں پردہ ہو چکے ہیں، بری خواہشات اور جذبات سے بھرے ہوئے ہیں اور بغض، لالچ، غرور اور حسد سے بھر گئے ہیں۔ نفس کی ان خواہشات کو پورا کرنے میں دل اور روح دونوں کو بے وقوفی کے ساتھ اس چیز سے

بدل دیا جاتا ہے جو عارضی ہے نہ کہ ابدی۔

دنیاوی محبت کو اللہ کی خالص بے لوث محبت میں بدلنے میں "گلدستۂ معروف" سب سے زیادہ مددگار ثابت ہوگا جہاں جلتے ہوئے دل نوری کلام کے ذریعے صوفیانہ آگہی کو محسوس کرتے ہوئے روحانی بارش سے خوش ہوں گے۔ کچھ لوگوں کے لیے یہ ایمان کے شعلے کو بھڑکا دے گا، کچھ کے لیے یہ اللہ اور اس کے نبیوں اور اس کے اولیاء سے بے لوث محبت پیدا کر دے گا۔ تصوف پر کلام جو بے لوث دلوں کے رازوں سے پردہ اٹھاتا ہے اور روحوں کو حتمی سچائی کا مزہ لینے کے لیے گہری صوفیانہ آگاہی دیتا ہے۔

حقیقی محبت کی خوبصورتی باطنی طریقوں سے ڈھکی ہوئی ہے جو خالق کی حقیقی محبت کے بارے میں اعلیٰ ترین آگہی کا باعث بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گلدستہ معروف میں چھپے ہوئے خزانے کو اس میں موجود صوفیانہ علوم کو سمجھنے اور حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ حضرت معروف پیر مدظلہ العالی کو لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیں ان کی بارگاہ سے ایسے اور بہت سے معجزات کا گواہ بنائے۔ اللہ ہمیں اس نورِ الٰہی کو پھیلانے کے لیے حضرت کی رفاقت سے نوازے۔

اور ہمیں حضرت کا پیغام پوری دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرما کہ تصوف محبت کا مذہب ہے۔

خاکپائے معروف پیر خواجہ سید محمد منصور شاہ قادری الچشتی عادل فہمی معروف نوازی

نظامی پیر عفی عنہ

السلام علیکم رحمۃ اللہ برکاتہٗ

میرے پیرومرشد سرکار کی کتابِ ھذا" گلدستہ ءِ معروف" میں جتنے بھی کلام تحریر فرما ہے عشق سے معرفتِ الٰہی سے عرفانِ حق سے ہر لحاظ سے انتہائی دلچسپ و بھرپور اثر رکھنے میں یکتا ہے اور تعلیماتِ معرفت اسرارِ حقیقت پر مبنی ہیں۔ سرکار کے کلام جو اس گلدستہ ءِ معروف میں موجود ہیں۔ ساری دنیا میں انتہائی مقبول و معروف ہوئے ہیں کئی کلام آج بھی یوٹیوب پر چل رہے ہیں جو ہر قوال کی زبان پر موجود ہیں۔ اور جو بھی حضرات معرفتِ رب سے تعلق رکھتے ہیں ان کلاموں سے اپنی روحانیت کو اس مقام پر اس عروج پر پاتے ہیں۔ بس یہ مختصر کے میری زبانِ عاجز ہیں کہ میں اس گلدستہ ءِ معروف کے متعلق لب کشائی کروں۔

عشق کے بازار میں خود کو لُٹا کر دیکھ لے
یار خود موجود ہے پردہ اُٹھا کر دیکھ لے

(حضرت معرؔوف پیر)

ایک عشق کی خاطر ہی تیرا بندہ بنا ہوں میں
دریا بنے ہیں آپ تو قطرہ بنا ہوں میں

(حضرت معرؔوف پیر)

خاکپائے معروف پیر خواجہ شیخ محمد عثمان شاہ قادری الچشتی عادل فہمی معروف نوازی

روشن پیر عفی عنہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں انتہائی خوش قسمت ہوں شکرگزار ہوں کہ ایسے پیر کا مرید وخلیفہ ہوں کہ جس کا قلبِ اطہر معرفت سے عرفان سے حقیقت سے بھرا ہوا ہے جس کا اظہار اس گلدستہ ءِمعروف میں کلاموں کی شکل میں موجود ہے جو ہمیں سینہ بہ سینہ عطا ہورہا ہے۔ یہ سرکارمعروف پیر کی عطابے لوث کرم ہے جو اپنا عرفان ان کلاموں کے ذریعے ہمارے سینوں کو پرنور کررہے ہیں۔ بظاہر یہ کلام ہے پر جو صاحبِ سمجھ ہیں ان کے لیے ہرطرح کی تعلیم ہر معرفت حقیقت کا خزانہ ہے۔ ہر راز عیاں کر چکے ہیں۔ کنتُ کنزاً مخفیاً ، یہ گلدستہ ءِمعروف ایک معرفت حقیقت کا سمندر ہے اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اس میں سے کیا حاصل کریں گے۔ ہمارے سرکارمعروف پیر نے دل و جان سے محنت مشقت کر کے ہمیں یہ انمول تحفہ سے نوازا ہے، ہر راز عیاں کیے، ہر تعلیم سے نوازے ہیں۔ میں ادنیٰ غلام ہوں خاکپائے سرکارمعروف پیر کا بس اتنی التجا ہے کہ سرکار کے قدموں کی دھول کا صدقہ عطا ہو جائے۔ اس کلامِ پاک کی روشنی سے سب کے دل معرفت کی روشنی سے بھر جائے ، ہر راز عیاں ہو جائے ،ہمیں بھی سرکار کی سمجھ عطا ہو جائے سرکارمعروف پیر کی جستجو جو بیانات کے ذریعے کلاموں کے ذریعے مراقبوں کے ذریعے ہم کو عطا ہورہی ہے۔ مولا ہم سب کو ان کے مقصد میں پورا اترنے کی اوران کے نقشِ قدم پر چل کر اس اعلیٰ سلسلے کا جو سرکار قدیر اللہ سرکار مہتاب اللہ سرکار پیر عادل بیجا پوری اورسرکار پیر فہمی سے جا ملتا ہے اس سلسلے کا نام روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین

خاکپائے معروف پیر مدظلہ العالی کا ادنیٰ غلام معشوق پیر

گلدستۂ معروف

نسبت کا ہے دیدار گلدستۂ معروف
آئینہ ہے یہ دل نثار گلدستۂ معروف

پیمانہ مَنْ عَرَفْ کا ہے صاحبِ سمجھ کے لئے
حقیقت کا ہے یہ آئینہ دار گلدستۂ معروف

عرفانِ الٰہی کے رموز ہیں پنہاں اس میں
گنجِ مخفی کا ہے یہ تاجدار گلدستۂ معروف

حمد و ثناء نعتِ نبی منقبت کے موتی
کتنا پیارا ہے یہ ہار گلدستۂ معروف

شریعت بھی ہے طریقت بھی ہے معرفت اس میں
اہلِ سلوک کا ہے کردار گلدستۂ معروف

جو ہیں عاشقِ نبی طالبِ دیدارِ مولا
ہے یہ اُن کے لئے انوار گلدستۂ معروف

خوشبوئے عشق سے ہر گل مہک رہا ہے
کتنا معطر ہے یہ گلزار گلدستۂ معروف

دامن ہے جس کے ہاتھ میں پیرانِ پیر کا
ایسے پیرِ کامل کا ہے یہ آشکار گلدستۂ معروف

قدرت کا آئینہ ہیں پیمانہ ہیں عرفان ہیں پیر معروف
معجزہ ہے یہ شاہکار گلدستۂ معروف

سرچشمۂ انوار ہے فیض و کرم ہے سب پہ
نوازی ہر لمحہ ہے دیدار گلدستۂ معروف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آئینۂ معرؔوف

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی
عادل فہمی نوازی **معرؔوف پیر** مدظلہ العالی

فہرست

صفحہ نمبر	کلام	نمبر شمار
18	ہے قرآن کا سَر بِسمِ اللّٰہ	1
19	دیکھتا ہوں تجھے ہو بہو اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو	2
21	سُن لے میری صدائیں وہ لامکان والے	3
22	آمدِ احمدِ مختار مُبارک باشد	4
24	تو سراپا نور ہی نور ہے	5
25	محُمدّ سا کوئی نہ پیدا ہوا ہے	6
26	سرکار کی اُلفت میں ہم جاں کو لٹا دیں گے	7
27	نُورِ خُدا بن کر نبیوں کا اِمَام آیا	8
28	ہو گیا آپ کا دیدار یا رسول اللّٰہ	9
29	آدم کا دم بنایا محُمدّ تیری گلی میں	10
30	یا مُحمّد مجھے دیدار دکھانا ہوگا	11
31	چہرَہِ محُمدّ کو آنکھوں میں چُھپایا ہے	12
32	شب معراج میں ہم پر کھلا رتبہ مُحمّد کا	13
33	مظہرِ ذاتِ خدا ہے حضرتِ غوث الوراء	14
34	اجمیر والے پھیرو نہ خالی	15
36	گھنگٹ کے پٹ کھول ذرا مورے خواجَہ	16
37	حَاجی ملنگ ھیں نور کا دریا	17
38	چشمہِء فیض و عطَا ہیں حضرت عادل پیَا	18
39	میرے مولیٰ تو کردے کرم	19

20	حسیں کلمے والا ہے میرا صنم	40
21	مرشد نے رَاز کلمے کا جِن کو بتا دیَا	41
22	آکے بھی نہ آنا غضب کا کمال ہے	42
23	تیرا کلمہَ جِس نے پَایا وہ تیرا ہو گیا	43
24	مصحفِ رُخ کو پڑھاؤ تو بات بن جائے	44
25	حسُن کی ابتدا نہیں ہوتی	45
26	جبُ سے ہوا ہے درشن ہرے گنبد کے خواجہ	46
27	میرے مُرشد میرے پیر رے	47
28	محمد کا گھرانہ ہے مرشد ہی خزانہ ہے	49
29	کعبے کا بھی کعبہ ہے چہرہ میرے مرشد کا	51
30	چشمِ پُرنم ہے دل بھی ہے بے قرار	52
31	ہر ایک کو بھایا ہے عالم تیرا رندانہ	53
32	آہ کرنا بھی تیرے عِشق میں رسوائی ہے	54
33	سوال و جواب	55
34	ائے حسُن اَزل اے ماہِ مبین	57
35	کب سے بیتاب ہوں دیدار تیرا پانے کو	59
36	یہ جان آپ کی ہے یہ تن آپ کا	61
37	سَانچے گرو پہ تَن مَن واری	62
38	چہرہ میرے مرشد کا ہر حسُن پہ بھاری ہے	64
39	اے پیر تیرے آنے سے عَالم میں بہاریں آئی	65
40	جِن سے دیر و حرم جگمگا نے لگے جِھلملا نے لگے	66
41	بس تیرے نام پہ ہر جام لیا کرتے ہیں	68

42	جَلا کر جان و جگر جلوہ تیرا دیکھ لیا	69
43	پلکوں پہ بٹھاتے ہیں نظروں سے گِراتے ہیں	70
44	عُنوانِ محبت کا اِتنا ہی فسانہ ہے	71
45	کون رہتا ہے ہمیشہ سَامنے	72
46	جانے کیسی پِلا گیا کوئی	73
47	رات میں دن میں وہ سو بار نظر آتے ہیں	74
48	شہ رگ میں جلوہ تیرا روح پر تیری حکومت	75
49	دیوانے ہیں دیوانوں کو نہ اپنی خبر نہ دنیا کا ڈر	76
50	میری زندگی پڑی ہے تیری بندگی کے پیچھے	78
51	چراغِ نورائے اِیماں اُسی میں جلوہ گر ہوگا	79
52	طوفانِ زندگانی کے میری نظر میں ہیں	80
53	اللہ کہنا چھوڑ دے جب خودی کو پائے گا	81
54	آپ ہی اپنی حقیقت آپ ہی ہیں آئینہ	82
55	لَا کے مُردے میں جان اِلاّ اللہ	83
56	یہ جو آدم ہے بہانہ ہے کِسی کا	84
57	یہ گنجِ خفی میں کیا ہے مرشد مجھے بتا دے	85
58	نوٗ دروازے بند کر کے منکا منکا رول	86
59	سجدہ تیرے قدموں پہ ادا کون کرے گا	87
60	اگر ہے شوق پینے کا مُصلّے کو بچھا کر پی	88
61	ایک طُرفہ تماشہ ہے ساقی تیرا میخانہ	89
62	صورت اِنسان میں رحمان کہہ رہا ہوں میں	90
63	پہچان کو آگئے ہیں صورت بدل بدل کے	91

64	تیری نظروں کو دھوکا ہوا ہے چارسو میرا جلوہ عیاں ہے	92
65	مقامِ 'ھوُ' بھی ایک ایسی جگہ ہے	93
66	ایک عشق کی خاطر ہی تیرا بندہ بنا ہوں میں	94
67	نہ فنا تو بن کے آیا نہ بقاء تو بن کے آیا	95
68	صورتِ رحماں سلامٌ علیکُ	97

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

انتساب

میں اپنا مجموعہ کلام ''آئینہءِ معرّوف'' اپنے رہبر وقت مرشد کامل پیرِ طریقت نورِ ہدایت تاجِ ولایت حضرت خواجہ شیخ محمد عبدُ الرؤف شاہ قادری الچشتی افتخاری فہمیؔ پیر مدظلہ العالی دامت برکاتہٗ کی بارگاہِ ولایت میں نذر کرتا ہوں، جن کی ایک نگاہِ فیض سے ہزاروں مردہ دل روشن ہوگئے۔ جن کی خوشبو سے سارا عالم مہک اُٹھا، جن کی آمد سے کُفر کا اندھیرا مٹ گیا، ظلمت کے بادل چھٹ گئے، گمراہیوں نے اپنا مُنہ تاریکیوں میں چھپا لیا۔ کلامِ ھٰذا ''آئینہءِ معرّوف'' اسی شمعِ ولایت سے منسوب کرتا ہوں۔

مرشد نے رَاز کلمے کا جِن کو بتا دیا
عاشِق نے اپنا کعبہ وہیں پر بنا لیا

خاکپائے پیرفہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری الچشتی
عادل فہمی نوازی **معرّوف پیر** مدظلہ العالی

بسم اللہ شریف

ہے قرآن کا سَر بِسۡمِ اللّٰہ
عارفوں کا ہے ذر بِسۡمِ اللّٰہ

اَنَا نکتۂ باء ہے قولِ علیؑ
کرلو غور و فکر بِسۡمِ اللّٰہ

خیر و برکت بھی ہے رحمت بھی
پڑھو شام و سَحر بِسۡمِ اللّٰہ

اس میں ذات وصفات ہیں مخفی
ایک نقطے کا گھر بِسۡمِ اللّٰہ

مَنۡ عَرَفَ سے تو جان لے اُس کو
کُنۡتُ کنزاً کا در بِسۡمِ اللّٰہ

عَین طوفان میں پُکارا ہے جب
آئے بن کر خِضر بِسۡمِ اللّٰہ

پیر فہمی ہے راز داں کُن کا
لے لو اُن سے نظر بِسۡمِ اللّٰہ

"ب" کے نقطے کا نکتہ جان معروفؔ
تن میں ہے یہ کِدھر بِسۡمِ اللّٰہ

دیکھتا ہوں تجھے ہو بہو

اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو

اللہ ھو

کیوں کرو غیر کی جستجو

یار ہے میرا اب رو برو

اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو

پڑھ رہا ہوں نمازِ فنا

کر کے خونِ جگر سے وضو

اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو

کیوں نہ جِنّ و ملائیک کہے

بول اُٹھا میرا بھی لہو

اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو

یاد قالو بلیٰ آ گیا

میں تھا اور تو رو برو

اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو

تو ہی اِنسان میں تو ہی قرآن میں
تیرا جلوہ ہی ہے چار سو
اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو

دیکھتا ہوں جدھر آ رہا ہے نظر
تو ہی تو تو ہی تو تو ہی تو
اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو

پیرفہمی کے ہم تو قائل ہوئے
ذِکر دم میں بَسایا ہے ھُو
اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو

پیرمعرؔوف جَان کے راز ھُو
دم بدم کہہ رہا ہے ھُو
اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو اللّٰہ ھو

حمد باریِ تعالیٰ

سُن لے میری صدائیں وہ لا مکان والے
رحمت میں اپنی لے لے اے آسمان والے

غفلت میں پڑھے ہیں بُجھتے ہوئے دیئے ہیں
سب دیکھتے ہیں مُجھ کو وہم و گمان والے

رنج و الم نے گھیرا ہے بربادیوں کا پہرہ
بَس تیرا ہے سہارا شہءِ رگ کی جَان والے

عِلم لُدّنی سے تو سینے کو کردے روشن
داتا تو سخی ہے کلمے کی شان والے

مُردہ دِلوں کو یارب کلمے سے کر دے زندہ
روح کی زباں سے بولے کڑوی زبان والے

فہمی پیر تم نے کلمہ وہ دیدیا ہے
پاتے ہی بن گئے ہم مومن کی شان والے

فضل وکرم سے تیرے جھولی کو میرے بھردے
معروؔف غلام تمہارا اے آن بان والے

مُبارک باشد

آمدِ احمدِ مختار مُبارک باشد
گھر تیرے آمنہ انوار مُبارک باشد

ایک میں کیا سبھی چاکِ گریباں ہونگے
دیکھ کر آپ کا رُخسار مُبارک باشد

تم ہومختارِ جہاں چاہو بناؤ مسکن
دِل کے شیشے میں ہو سرکار مُبارک باشد

بلبلیں نغمہ سراں ہوگئی بہ شوق لِقا
سَر بہ سجدہ ہوئے اشجار مُبارک باشد

سر جھکائے ہوئے محرابِ رضا میں اپنا
چشمہءِ ابروئے خمدار مُبارک باشد

اپنے محبوب پر صَلّیِ علیٰ شام و سحر
کہہ رہا ہے خدا ہربار مُبارک باشد

باعثِ دید ہے یہ کُن کا فسَانہ تیرا
دید بازوں کو ہو دیدار مُبارک باشد

خوف مت کھاؤ جہنّم سے گنہگاروں تم
شافِعِ احمدِ سرکار مُبارک باشد

جسم اللہ کو نہیں اور نہ نبی کو سایہ
محمد مظہرِ اسرار مُبارک باشد

رحمتِ محفلِ میلادِ محمد برسے
ہونگے سب دیوانے سرشار مُبارک باشد

رفعتِ ذکر میں حامد ہے تیرا خُدا
پیرفہمی تیرا اذکار مُبارک باشد

جان سے جانا ہی اس راہ میں شفا معروؔف
خوشبوئے گیسوئے بیمار مُبارک باشد

نور ہی نور

تو سراپا نور ہی نور ہے - تیری ہر ادا میں ہے دلبری
تجھے دیکھنا ہی نماز ہے - تیری یاد ہے میری بندگی
جہاں ٹپکے تیرا پسینہ ہے - وہاں پھول اگتے ہیں عشق کے
تیرا جسم مشک و گلاب ہے - تیری سانس سانس ہے عنبری
تیرے آگے جھکنے لگا حرم - تو سراپا لطف و کرم کرم
کہ طواف تیرا خدا کرے - تیرے ارد گرد پیمبری
تو ازل سے ہے تو ابدتلک - تیری تابعداری میں ہے فلک
ہر سجدہ کہتا ہے پیار سے - تیرا آستانہ ہے مسجودی
ہر عکس تیرا غلام ہے - تیرا آئینہ ہے وہ آئینہ
تو ہی ساز میں تو آواز میں - تو ہی ڈھوکے کی ہے بانسری
مجھے بس تیرا ہی خیال ہے - میری بیخودی بے مثال ہے
میرے دل جگر یہ وجود پہ - کہ فلک سے آگئی روشنی
پیرفہی تیری نگاہوں میں - میں نے پایا جلوہ خدا کا ہے
مجھے خوفِ راہِ گزر نہیں - میرے ساتھ تیری ہے رہبری
میں اکیلا معروفؔ ہوں چل پڑا - کہ پنجتن کا سفینہ ہے
میرے ساتھ خضر کی ہے رہبری - میرا سفر ہے یہ سمندری

کعبے کی حقیقت

مُحمّد سَا کوئی نہ پیدا ہوا ہے
مُحمّد سے جگ میں اجالا ہوا ہے

مُحمّدکو دیکھا وہ دیکھا خدا کو
خدا کا مُحمّد ٹھکانا ہوا ہے

وہ عرشِ بریں ہو یا فرشِ زمیں ہو
مُحمّد کا ہر جا پُکارا ہوا ہے

سیاہ کیوں ہے کعبہَ حقیقت سمجھ لو
مُحمّد کا سَایہ یہ کعبہَ ہوا ہے

ہے آدم کی بخشش اِنہیں کے ہی دم سے
وہ ہم بے کسوں کا سہارا ہوا ہے

اُنہیں سے ہیں روشن ولی پیر سارے
اُسی نور کا سب پہ جلوہ ہوا ہے

کہ نامِ مُحمّد پہ لب چومتے ہیں
اُسی نام کا بول بالا ہوا ہے

خدا نے کہا جو تو ہے وہ میں ہوں
اے محبوب کب تم سے پردہ ہوا ہے

نہیں پیر فہی مُحمّد کا ثانی
نہیں تم سا کوئی بھی پیدا ہوا ہے

مُحمّد مُحمّد پکاروں گا ہر دم
مُحمّد پہ معرؔوف شیدا ہوا ہے

لُٹا دیں گے

سرکار کی اُلفت میں ہم جاں کو لٹا دیں گے
ہم ذکرِ محمّد کو سانسوں میں بسا دیں گے

عشاق کا کعبہ ہے روضہ ہے مدینہ کا
اُس بیت الحرم پر ہم سر اپنا جُھکا دیں گے

نظروں میں ہے بیت اللہ اور دِل میں مدینہ ہے
وہ کعبہ ہے ایمان کا دنیا کو بتا دیں گے

انجان حقیقت سے غافِل ہے جو خود سے
گُم کردہ مُسافر کو صحیح راہ دِکھا دیں گے

یہ عشقِ محمّد کا سرشار نشہ چھایا
اُس جلوے جاناں کو نظروں میں چُھپا دیں گے

اُس نورِ محمّد کو پیر فہمی میں جو دیکھا
اس رازِ حقیقت پر سَر اپنا کٹا دیں گے

یہ شانِ محمّد ہی ہے شانِ خُدا معروؔف
اِس شانِ محمّد پر ہر چیز لٹا دیں گے

اَنوارِ خُدا

نُورِ خُدا بن کر نبیوں کا اِمَام آیا
صَل علیٰ پڑھو سب مُحمّد کا نام آیا
جو لاَ مکاں کا مہماں محبوبِ کبریا ہے
معراج میں جن پر اللہ کا سَلام آیا

اللہ کا آئینہ ہے میرے رسُولِ اکرم
مُحمّد کی زباں بن کر اللہ کا کلام آیا
قدرت کے سب نظارے محتاج ہیں تمہارے
جن پر خُدا ہے شیدا وہ عالی مقام آیا

عاشقانِ مُصطفیٰ ہے دِلوں جاں سے جو ہو قرباں
اُن پر ہی رحمتوں کا ہر دم پیام آیا
کوئی نبی ہے ایسا میرے رسول جیسا
اُمت کے غم سے جن کو نہ کبھی آرام آیا

شافعِ روزِ محشر ہے سَاقی حوضِ کوثر
فہمی پیا کے ہاتھوں طھورا کا جام آیا
سانسوں میں کلمہ تیرا آنکھوں میں تیری صورت
کس شان سے یہ تیرا معرؔوف غلام آیا

کاتبِ مختار

ہو گیا آپ کا دیدار یا رسول اللہ
دِل کے آئینے میں انوار یا رسول اللہ

میرے بگڑے مقدر کو سنوارا تم نے
آپ ہیں کاتبِ مختار یا رسول اللہ

آپ کے کلمے کا جن کو بھی سہارا نہ مِلا
دل ہے اُن کا ہی مردار یا رسول اللہ

تمہاری موہنی صورت کا نظارہ جو کیا
تمہارا ہو گیا بیمار یا رسول اللہ

خدا بھی ہے تمہارا اور خدائی قبضے میں
بیڑا عاشق کا ہو گا پار یا رسول اللہ

انبیا اولیاء سب کہنے لگے حور و ملک
دونوں عالم کے ہو سرکار یا رسول اللہ

تم سے سرکار زمانے کا زمانہ روشن
خوب ہے ہاشمی دربار یا رسول اللہ

پیرفہمی سے دوا پائی سکونِ دل کی
دل و جاں آپ پہ نثار یا رسول اللہ

کیسے معروؔف خلاصہ کریں عرفان کا ہم
شرع کی سر پہ ہے تلوار یا رسول اللہ

محمّد کی گلی میں

آدم کا دم بنا یا مُحمّد تیری گلی میں
کیا کھیل ہے رچا یا محمّد تیری گلی میں

تم ہو خِضر کے رہبر سر دارِ انبیاء ہو
میں نے خدا کو پایا مُحمّد تیری گلی میں

ہر دم کے تم گواہ ہو کلمے کے رازداں ہو
کلمے کا رمز پایا مُحمّد تیری گلی میں

روح الا مین نے معراج کی شب میں
پیغامِ حق سُنایا مُحمّد تیری گلی میں

سرکار دو جہاں ہو محبوبِ کِبریا بھی
کعبے نے سَر جُھکایا مُحمّد تیری گلی میں

ہو تا رہے گا اب تو ہر دم میں آنا جانا
اپنی گلی کو پایا مُحمّد تیری گلی میں

ظُلمت کدے میں تم نے حق کی شمع جلائی
گھر گھر اُجالا آیا مُحمّد تیری گلی میں

کیا خاک لوگ جانے یہاں تم کو پیرفہمی
بُرقع پہن کے آیا مُحمّد تیری گلی میں

تیری عطا کے صدقے تیرے کرم پہ معرؔوف
راہِ بقاء کو پا یا مُحمّد تیری گلی میں

دیدارِ حسرت

یَا مُحمّد مجھے دیدار دکھانا ہوگا
میم کا پرَدہ چہرے سے ہٹانا ہو گا

تمہارے دید کے پیاسوں کا بھرم رکھ لو نبیؐ
نزع میں آکے مجھے جَلوہ دکھانا ہو گا

تمہارے دم سے ہی آدم کے دم میں آیا دم
اب سلیقہ مجھے آدم کا سکھانا ہو گا

کب تلک صدمے اٹھاؤں گا دوئی کے آقا
مجھے اس رنج وعلم سے بھی چھڑا نا ہو گا

کون ہے تیرے سوا گورِ غریباں میں نبی
اس غریب خانے کے اندر تجھے آنا ہو گا

اتنا آساں نہیں منکر کا سامنا کرنا
تیری ہر سانس میں کلمے کو سُنانا ہو گا

اِس طرح رسمِ الفت کو نبھانا ہوگا
مجھ گنہگار کو دامن میں چھپا نا ہو گا

کافی نہیں اِقرار ہی تصدیق کرو
پیرفہی سے راز کلمے کا پانا ہوگا

ہر ایک شئے میں جلوہ دیکھنا ہے تو معرؔوف
یار کا چہرہ نظروں میں جمانا ہوگا

چہرۂ مُحمّدؐ

چہرۂ مُحمّد کو آنکھوں میں چُھپایا ہے
بارہا نظر آیا آپ ہی کا چہرَہ ہے

عِشق میں مُحمّد کے کھوگیا ہوں کچھ ایسے
ہوش بھی گنوابیٹھا جب سے تم کو دیکھا ہے

سَرتاپا مُحمّد کو جب سے میں نے دیکھا ہے
ہرطرف نگاہوں میں نورانی وہ چہرَہ ہے

جو تمہیں نہیں دیکھا نا بینا جہاں کا وہ
جائے گا وہ دوزخ میں جو نہیں تمہارا ہے

کلمے کو مُحمّد کے جو نہیں سمجھ پایا
دیکھ لینا محشر میں اسکا مُنہ بھی کالا ہے

بزمِ فقیری میں میں نے تو خدا پایا
کھیل یہ نہیں واعظ جان کا گنوانہ ہے

تم ہٹاؤ چلمن کو دیکھ لوں مُحمّد کو
فہمی پیر لاثانی میرا کملی والا ہے

شمعِ مُحمّد کو سینے میں کیا روشن
اب مزار میں معروؔف نور کا بچھونا ہے

جلوۂ محمّد کا

شبِ معراج میں ہم پر کھلا رتبہ مُحمّد کا
زمیں سے عرش تک آیا نظر جلوہ مُحمّد کا

کہ اپنے نورِ اعظم پر خدا خود ہوگیا شیدا
یہ کیسی بے خودی تھی کرلیا سجدہ مُحمّد کا

وہ جیتا ہی رہا بے نام ہوکر گنجِ مخفی میں
خدا خود آ گیا ہے اوڑھکر برقعہ مُحمّد کا

یہ کیسی شان سے میرا صنم کعبے میں آیا ہے
کہ اوندھے گر گئے سب دیکھ کر جلوہ مُحمّد کا

شبِ معراج تھی یارات تھی وہ راز کہنے کی
مُحمّد نور ہے رب کا خدا سایہ مُحمّد کا

یہ رسمِ میکشی نکلی علی کے ہی گھرانے سے
ہمارے ہاتھ میں ہے ہاشمی پیالا مُحمّد کا

اٹھا کر غیب کا پردہ جو دیکھا طائرِ سِدرہ
خدا کے جلوے میں آیا نظر جلوہ مُحمّد کا

ہمارے پیر فہمی نے اُٹھایا دھیرے سے پردہ
خدائی پڑھ رہی صبح و مسا کلمہ مُحمّد کا

جو سینہ چیر کر معروف کا دیکھو تو مُحمّد ہیں
خدا کو بھی پسند آیا ہے یہ شیدا مُحمّد کا

منقبت حضرتِ غوث الوراء

مظہرِ ذاتِ خدا ہے حضرتِ غوث الوراء
نورِ نبی نورِ خدا ہے حضرتِ غوث الوراء

جانشیں ہو تم نبی کے اور محبوبِ خدا
ہر ولی کے دلربا ہے حضرتِ غوث الوراء

ہے چراغِ قادری روشن تمہارے نام سے
سَرتاپا نورِخدا ہے حضرتِ غوث الوراء

ڈوبی کشتی کو تِرانا اور مُردوں کو جِلانا
کام ادنیٰ آپ کا ہے حضرتِ غوث الوراء

تم شہنشاہِ ولایت اور امیرِ کارواں
ہر طرف جلوہ نمَا ہے حضرتِ غوث الوراء

ہے ولایت کی سَند مُہرِ ولایت ہے قدم
جس کے کاندھے پہ رکھا ہے حضرتِ غوث الوراء

آپ کلمے کے دھنی ہیں اور عرفاں کے غنی
آپ کامل رہنما ہیں حضرتِ غوث الوراء

پنجتن کے نام کی مُنہ بولتی تصویر ہیں
مصدرِ سِرّ اَنا ہیں حضرتِ غوث الوراء

بٹتی ہے مئے معرفت کی میکدے میں آپکے
عارفوں کے رہنما ہیں حضرتِ غوث الوراء

پیر فہمی محبوبِ سبحانی ہیں پیرانِ پیر
پیر یہ سب سے جدا ہے حضرتِ غوث الوراء

کررہے ہیں اولیاء اعلان یہ معروفؔ سب
ہم تمھارے خاکپا ہے حضرتِ غوث الوراء

اجَمیر والے خَواجَہ

اجمیر والے پھیرو نہ خالی
بگڑی بنا دو ہند کے والی

اجمیر میں ایک دھوم مچی ہے
شاہِ مَدینہ کی محفل سجی ہے
شان تمہاری ہے سب سے نِرالی

کردو کرم سے پار سفینہ
مُشکل ہوا ہے تم بِن جینا
دیکھو ہماری یہ خستہ حَالی

حال غریبوں کا تم پہ عیَاں ہے
تیری نظر میں کون و مکاں ہے
در پہ تمہارے آئے سوالی

دُکھیوں نے تم کو خواجہ پُکارا
بیکس ہیں ہم تو دیدو سہارا
ہو کرم اب تو غریبوں کے والی

مجھ کو غریبی نے آکے گھیرا
شب ہے اندھیری کب ہو سویرا
غم کی گھٹا سر پہ ہے کالی

مجھ کو مِٹانے زمَانہ کھڑا ہے
موت و حَیات کا جھگڑا بڑا ہے
کردو عطا اب بقاء کی پیالی

قدموں پہ تیرے دنیا پڑی ہے
لوح و قلم کے آپ دھنی ہے
تھامی ہے میں نے روضہ کی جالی

پیرفہمی تیری عطا ہے
دم میں کلمہَ جَاری ہوا ہے
ہر ایک ذکر پہ کلمہ ہے بھاری

پوری ہو معرؔوف کی دیدارحسرت
ورنہ ہنسیں گی تم پہ یہ قدرت
خالی نہ جائے شاہ سوالی

گُھنگٹ

گھنگٹ کے پٹ کھول ذرا مورے خواجہ
ہند کے راجہ وہ مہاراجہ
علی کاراج دُلارا نبی کے آنکھ کا تارا

سوں ڑاں مُکھ پیارا سرپہ مکھٹ ہے
عالی نسب خواجہ اعلیٰ حسب ہے
سب ولیوں کا اُجیارا مورے خواجہ

لاج چُنر کی رکھ لو خواجہ
چشمِ عطا ہو بیکس پہ خواجہ
سبُ غریبن کا داتا مورے خواجہ

شاہِ مَدینہ کے نورِ نظر ہو
فاطمہ زہرہ کے لختِ جِگر ہو
خواجہ عثماں کا پیارا مورے خواجہ

لاج غریبوں کی تم نے رکھی ہے
جھولی مُرادوں کی تم نے بھری ہے
تم سے عطا ہے کلمہ مورے خواجہ

چشتیہ سَاگر آج بہے گی
عثماں کے گھر کی نعمت ملے گی
صَدقہ عطا ہوگا عثماں کا مورے خواجہ

فہمی پِیا میں خواجہ دِکھے ہیں
خواجہ پِیا میں غوث دِکھے ہیں
دامن مِلا معرُوف اعلےٰ مورے خواجہ

منقبت
حضرت حاجی ملنگ

حاجی ملنگ ھیں نور کا دریَا
جاری ہوا ہے اللہ اللہ
فیض و کرم ہو سپ پہ یکساں
مرحبَا مرحبَا باخدا باخدا

گنجِ خفی کر دو عطا آے ہیں دور سے
رکھ لو بھرم کردو کرم واسطے حضور کے
او سَانوریَا او بلَموا
آپ سے پردہ کب ہوا

ابن سخی ابن علی ابن دلاور
تم سے عطاَ ہوا ہمیں شا فع محشر
میرے دلبر میرے ہمَدم
آپُ سے سبُ عطاَ ہوا

شانِ نبی نُورِ خُدا مثل پیمبر
دونوں جہاَں خم ہیں جَہا ں تیرا ہے وہ در
میرے جاناں جَانِ جاناں
آپ ہی ہیں میرا مُدعا

قطبِ جَہاں قطبِ ملنگ قطب و قلندر
ذاتِ نبی ذاتِ خدا دونوں ہیں اندر
آپ ہیں داتا آپ ہیں آقا
آپ ہی ہیں شہِ دوسَرا

روضہ بنا خلدِ بریں شاہِ ملنگ کا
حُورو ملک کرے ادبُ شاہِ ملنگ کا
ذکرِ فہی وِردِ معرؔوف
آپ سَا نہ دوسرا ہوا

منقبت در شانِ حضرت پیر عادل

چشمہءِ فیض وعطا ہیں حضرت عادل پیا ♦ منبع جود وسخا ہیں حضرت عادل پیا

ایک نگاہِ فیض سے لاکھوں بنے ہیں اولیاء ♦ اولیاء کے پیشوا ہیں حضرت عادل پیا

بٹ رہی ہے کلمۂ طیّب کی نعمت آج بھی ♦ اپنے خُلفاء میں چھپا ہیں حضرت عادل پیا

کلمۂ طیبؔ کا نغمہ دم کے اندر آ گیا ♦ دم میں ہی جلوہ نما ہیں حضرت عادل پیا

کیسے ممکن ہیں کہ رُسوا ہو دیوانہ آپ کا ♦ دامنِ غوث الورا ہیں حضرت عادل پیا

شش جہت کو کھول کر درسِ عرفان دیدیا ♦ واقفِ سرِّ خدا ہیں حضرت عادل پیا

دلبرِ مہتاب شاہ ہیں عاشقِ شاہِ یمن ♦ قادری چشتی عطا ہیں حضرت عادل پیا

پیر فہمی آپ کا مِلنا ہی سب کچھ مل گیا ♦ پیر کامِل حق نما ہیں حضرت عادل پیا

شان شاہانہ رہے یہ دِل فقیرانہ معروؔف
آپ کے در کا گدا ہیں حضرت عادل پیا

میرے مولیٰ تو کردے کرم
سَاتھ کلمے کے نِکلے یہ دم
رہو پیشِ نظر میرے آٹھوں پہر
اِتنا ہو جَاے مجھ پہ کرم

شمّعِ حق کی تو روشنی
تجھ میں پوشیدہ گنجِ خفی
کیوں پھرے در بدر
سب ہے تجھ میں مگر
پہلے سر کردے اپنا تو خم

پیرِفہمی نِگاہ کرم
وقت مشکل ہے رکھنا بھرم
ایک نظر دیکھ لے
ابُ اِدھر دیکھ لے
ٹوٹِی کشتی کِنارا ہے کم

اِلتجَا

تیرا کلمہَ ہمیں بھا گیا
جِس سے شیطاں بھی گھبرا گیاَ
ڈُھونڈا دیرو حَرم
تھا مجھ میں میرا صنم
توجہاں ہے وہی وہ بہم

تیرا کلمہَ ہے دم میں صنم
بنا دل میرا بیت الحرم
اہلِ حق دیکھ لے
خود میں رب دیکھ لے
میرا کعبہَ ہے میرا صنم

نام طوفاں میں جو لے لیا
سُن کے طوفاں بھی تھرَا گیا
برسَا اَبرِ کرَم
دور ہو گئے غم
رکھا معرؔوف کا تم نے بھرم

کلمے والا صنم

حسیں کلمے والا ہے میرا صنم خدا کا ہوا ہم پہ فضل و کرم

تصورتمہارا میری بندگی ہے تمہیں دیکھنا کیا خدا سے ہے کم

ہر دم کو میرے ملی زندگی ہے تمہارے کرم سے ہے ہمارا بھرم

وہاں سجدہ کرنے جھکی ہے جبیں جہاں پہ تمہارا تھا نقشِ قدم

تمہاری جلوہ نمائی ہوئی جب گرے کلمہَ پڑھتے ہی کعبے کے صنم

زمَانہ بھی کروٹ بدلنے لگا ہے کہ بَدلا ہواؤں نے اپنا قدم

خود بہ خود کلمہ پتھر پڑھے ہیں حکم دیدیا جب میرا صنم

میرے پیرفہمی کا کلمہ پڑھا جب بنا میں مومن آیا دم میں دم

یہ کلمہءِ طیبّ پڑھتے ہوئے ہی
جائیں گے ہم تو معرؔوف عدم

رازِ کلمہ

مرشد نے رَاز کلمے کا جِن کو بتا دیا
عاشِق نے اپنا کعبہ وہیں پر بنا لیا

اپنی انا کے جَال ہی میں پھنس گئے تھے ہم
اپنی خودی مٹا کے خدا سے مِلا دیا

بے لوث بندگی کا صِلہ ہم کو مِل گیا
کوثر کا جَام نظروں سے ہم کو پِلا دیا

ایک دانہء گندُم پر اِتنی بڑی سَزا
خُلدِ بریں سے مولیٰ نے ہم کو گرِا دیا

ہر آن ہی میں کرتے ہیں ہم عرش کا سفر
معراج کے وہ راز کو جِس نے ہے پا لیا

ہرگز اُن کی بندگی مقبولِ رَبّ نہ ہو
بِن دیکھے جِس نے سَجدہ میں سَر کو جھکا دیا

فنہی پیَا کی ذات پر قربَان ہو گیا
قرآن کے قرآن کو ہم میں بتا دیا

فثمہَّ وَجہُ کا بھی لو مسئلہ حَل ہوا
معرؔوف کی نظر میں وہ چشمہ لگا دیا

آمد کمال

آ کے بھی نہ آنا غضب کا کمال ہے
ہر رنگ میں ہر گُل میں تیرا جمال ہے

کھویا ایمان ہاتھ سے جو دیکھا آپ کو
خود کہہ کہ شِرک تم نے مچایا وبال ہے

آدم کا دم ہے لیکن زینہ ہے آپ کا
آدم میں آنا جانا تیرا بے مِثال ہے

مسجودِ ملائک بنے آدم صفی اللہ
آدم کے آئینے میں کِس کا جمال ہے؟

گل مسکرا رہے ہیں کانٹوں کی سیج پر
قدرت کا کار خانہ سمجھنا محال ہے

خود رفتگی میں دیکھا تماشہ عجیب تر
ہر چیز کو فنا ہے باقی خیال ہے

پیر فہمی رازِ گوہر سینے میں پوشیدہ
پائے جو اس کو کوئی وہی لازوال ہے

منزل یہ ذکر فِکر کی اعلیٰ ہے اے معروف
مفعول یا فاعِل ہوں بس پہلا سوال ہے

تیرا کلمہ جِس نے پایا وہ تیرا ہو گیا
تیرے ذکر سے ہی دم میں اُجالا ہوگیا
کیا تو نے ہے پلایا دیوانہ ہوگیا
نظر کا یہ مِلانا بہانہ ہوگیا

دِیوانہ ہو گیا

نظر میں جِگر میں میری ہر نفس میں
میری جان تو ہے میری جان تو ہے
کئی راتیں گزاری سویرا ہوگیا
میں گم ہوا ہوں تجھ میں سب تیرا ہو گیا

تیرے ذکر کی ہے مجھے فِکر ہر دم
تیرے بِن لگے نہ کہیں میرا تن من
میں ہوش بھی گنوایا دیوانہ ہوگیا
میرے دِل میں جاناں ٹھکانہ ہو گیا

تجھے دیکھنا ہی عبادت ہے میری
تجھے یاد کرنا ریاضت ہے میری
کلمے کا پھر بھی بہانہ ہو گیا
یہ کلمے کا راز تو سُہانہ ہو گیا

میرے پیرِ فہمی تمہارا ہی جلوہ
زمیں پر بھی دیکھا فلک پر بھی دیکھا
تم سے ہی روشن زمانہ ہو گیا
تیری آنکھوں میں میرا میخانہ ہو گیا

جو دم دم میں آیا بنا ہوں میں سالک
میری روح کے مالک میری جاں کے مالک
معروف دل میں بسیرا ہو گیا
میں ان کا ہوا تو وہ میرا ہو گیا

مُصحفِ رُخ

مُصحفِ رُخ کو پڑھاؤ تو بات بن جائے
دل و نگاہ میں سماؤ تو بات بن جائے

کریں گے ہوش کا میری طوافِ میخانہ
کہ ظرف ایسا جو پاؤ تو بات بن جائے

متاعِ عِشق سے روشن ہیں تیرے دیوانے
خزانہ ایسا لُٹاؤ تو بات بن جائے

یہ دم ہے اُن کا تصدُّق یہ جاں ہے اُن پہ نثار
میری رگ رگ میں سماؤ تو بات بن جائے

سجدہ ریزی سے پڑھیں گے فقد نشانِ جبیں
نمازِ وصل پڑھاؤ تو بات بن جائے

ڈھونڈ نے والے تو ڈھونڈا کرینگے دیر و حرم
خودی میں رب کو جو پاؤ تو بات بن جائے

مقامِ دل کو سمجھنا یہ سب کی بات نہیں
پیرفہمی کو مناؤ تو بات بن جائے

بھٹک رہے ہیں اندھیروں میں کِتنے دل معرؔوف
کہ شمعِ عِشق جلاؤ تو بات بن جائے

نہیں ہوتی

حُسن کی ابتدا نہیں ہوتی ☆ عِشق کی اِنتہا نہیں ہوتی
نبضِ دوراں کو دیکھنے والو ☆ ہر مرض کی دوا نہیں ہوتی
میری بُنیاد ہے خطا پہ رکھی ☆ کیسے کہہَ دوں خطا نہیں ہوتی
سلیقہ جانتا ہوں دستِ دُعَا ☆ ہرگھڑی اِلتجا نہیں ہوتی
ایک شیطاں کو بخش دیتا اگر ☆ کمِی رحمت میں کیا نہیں ہوتی
تارِدم جن کے ہیں کلمہَ رواں ☆ اُنہیں ہرگز سزا نہیں ہوتی
ہر قدم کو اُٹھا سنبھل کے یہاں ☆ ہر گھڑی بھی عطا نہیں ہوتی
موت خود ہے سراپا یار میرا ☆ کیسے کہدوں قضا نہیں ہوتی
تیرے در سے وہی مُکرتے ہیں ☆ جنہیں شرم و حَیا نہیں ہوتی
پیرفہمی سے جو ہیں وابستہ ☆ ردّ اُن کی دُعا نہیں ہوتی

اُنہیں کا نقشِ پَا ہے یہ معرؔوف
جِن سے رحمت جدا نہیں ہوتی

سُہاگن

جبؔ سے ہوا ہے درشن ہرے گنبد کے خواجہ
میں بن گئی سُہاگن ہرے گنبد کے خواجہ

تیرے نام کی ہے دونی تیرے نام کا ہے کنگن
ماتھے پہ میرے چندن ہرے گنبد کے خواجہ

ساتوں میری سہیلی کھیلے ہے مجھ سے ہلدی
میں بن گئی ہوں جوگن ہرے گنبد کے خواجہ

ہاتھوں رچائی مہندی کِس بات کی ہے دیری
تو ہی تو میرا درپن ہرے گنبد کے خواجہ

سِنگار پنجتن کا زیور کُنتُ کَنزؔا کا
میں چشتیہ ہوں دُلہن ہرے گنبد کے خواجہ

اپنا مجھے بنالے سِندور تو لگادے
تن من سے ہوں میں ارپن ہرے گنبد کے خواجہ

کلمے کے ہیں براتی مہتابؔ شاہ ہے قاضِی
اپنا بنالے سَاجن ہرے گنبد کے خواجہ

شبِ وصل پیرفہمی تم سے مِلائے عادل
اب تو ہٹی ہے چلمن ہرے گنبد کے خواجہ

تیرے نام کی ہی مَالا معرؔوف گلے میں ڈالا
تبؔ سے ہوا میں روشن ہرے گنبد کے خواجہ

اِلتجائے پیر

میرے مُرشد میرے پیر رے
آجا کلمہَ پڑھا دے میرے پیر رے

اللہ نہ جانو مُحمّد نہ جانو
کہ کلمے کی میں تو حقیقت نہ جانو
کلمہ پڑھا دے رب سے مِلا دے
مَن کی زباں کو تو کھول رے

پیر نورانی ہے کلمہ نورانی
پڑھ لے جو دِل سے تو دِل ہو نورانی
فرشِ زمیں کیَا یہ عرشِ بریں کیَا
کلمے کا ہی ہے بُول رے

کعبہَ نہ جاؤں میں کاشی نہ جاؤں
کہ دیرو حَرم میں تجھ کو ہی پاؤں
میں ہوں دیوانہ خود سے بیگانہ
ہرجا کلمے کا کھیل رے

مُلّا نہ جانو میں پنڈت نہ جانو
آدم کی میں تو حقیقت نہ جانو
عالمِ زباں کو بند رہنے دے
ورنہ کُھل جائے گی پول رے

کلمۂ طیّب کے راز کو پانے
آیا ہوں چوکھٹ پہ سر کو جھکانے
جامِ عِرفاں مجھ کو پلا دے
مَنْ عَرَفْ کو تو کھول رے

میرے پیرفہمی کا دامَن پکڑ لے
ایماں سے اپنی تو جھولی کو بھر لے
بِن مَانگے ہی دیتے ہیں آقا
معرؔوف زباں کو مت کھول رے

رازِ حقیقت

محمد کا گھرانہ ہے مرشد ہی خزانہ ہے
کلمہءِ طیّب سے اب رب کو منانا ہے

کیا خاک جانے کوئی عظمتِ خاکِ آدم
فرش پہ ہوکے بھی عرش پہ ٹھکانہ ہے

تو آئینہ حقیقت کا میں جلوہ ہوں قدرت کا
ایک ہی دونوں مگر دوئی کا بہانہ ہے

قطرے میں سمندر ہے طوفاں کی روانی ہے
اِس بحرِ تجلیّ کا سب کو راز پانا ہے

وصلِ حق گر چاہیئے تو سر کو جھکاؤ یہاں
اس رازِ حقیقت کو پانا اور چُھپانا ہے

تو شمعِ وحدت ہے میں تیرا ہوں پروانہ
یہ حُسن اور عِشق کا دیکھو رشتہ تو پُرانہ ہے

محمد کا گھرانہ کیا آدم کا ٹھکانا کیا
یہ راز سمجھنے کو عمر ایک گنوانہ ہے

کلمے کے ترانے سے مُرشد کے فسانے سے
سوئی ہوئی دُنیا کو خوابوں سے جگانا ہے

یارب وہ ہُنر دے دے نالوں میں اثر دے دے
میرے پیرفہمی کو ہرادا سے منانا ہے

معروف کے دامن میں کلمے کا خزانہ ہے
محبوب کا صدقہ تو مستوں پہ لُٹانا ہے

کعبے کا بھی کعبہ ہے چہرہ میرے مرشد کا
اک نور کا پردہ ہے چہرہ میرے مرشد کا

دستِ یداللہ کو ہم پیر سے ہیں پائے
اب جان سے پیارا ہے سودا میرے مرشد کا

قرآں کے قرآن کی میں نے تو تلاوت کی
قرآں نے ہے سمجھایا نکتہ میرے مرشد کا

کیوں غیر کے در جائیں کیوں ٹھوکریں ہم کھائیں
مکّہ میرے مرشد کا طیبہ میرے مرشد کا

مُرشد کا

اللہ اور پنجتن جس میں ہیں نظر آئے
وہ صورت میرے مرشد کی وہ جلوہ میرے مرشد کا

مہکے ہیں جسمِ اَطہر جیسے مشک و عمبر
چومے ہیں عرشِ بریں تلوا میرے مرشد کا

کریں کیوں بغض و حسد اب کس سے کریں نفرت
ہر شئے میں نظر آیا جلوہ میرے مرشد کا

مرشد کی وصیت ہی بولے آج پیر فہمی
دیکھو تو کرشمہ ہے کیا کیا میرے مرشد کا

معرؔوف ذرّہ ذرّہ کونین کا کہتا ہے
مل جائے مجھ کو کچھ صدقہ میرے مرشد کا

چشمِ پُرنم

چشمِ پُرنم ہے دل بھی ہے بے قرار
سانسوں کا آخری یہ لے لو سلام یار

ہوش وخرد اب ساتھ نہ دیں گے
علم و ہنر بھی اب ساتھ نہ دیں گے
تیری عطا پر ہے سارا یہ مدار

تیرے دیوانے کو یوں مت ٹالو
کاسۂ دِل میں کچھ تو ڈالو
چشمِ کرم کے ہے تیرے طلبگار

کارواں جہاں کا یوں ہی رہے گا
آدم کا آنا جانا رہے گا
لگتے رہیں گے میلے اور کتنے بازار

ہچکی میں تیری یاد نہاں ہیں
مہکی فضا میں تیرا بیاں ہیں
دم کا ہے کیا بھروسہ آؤ دِلدار

ٹوٹ نہ جائے یہ سانسوں کی لڑیاں
بکھر نہ جائے یہ دم کی کلیاں
باقی ہے سانسیں کچھ دم بھر کا اِنتظار

پیرفہی تم مجھ میں بسے ہو
پھر بھی نظر سے کیسے چھپے ہو
معرؔوف میں دم ہے کم دکھلاؤ دیدار

شمعِ ولایت

ہر ایک کو بھایا ہے عالم تیرا رندانہ ○ کعبے سے بھی بڑھکر ہے ساقی تیرا میخانہ

مدہوش مجھے کردے ایک جامِ ولایت سے ○ تا حشر سلامت رہے تیرا قادری میخانہ

سنگِ درِجاناں پہ کرتا ہوں جبیں سائی ○ دیوانوں کا مرکز ہے میرے پیر کا میخانہ

مُردوں کو کیا زندہ کیا شانِ کرامت ہے ○ تیری شانِ ولایت پہ میں ہوگیا دیوانہ

میں رِند تیرا ساقی خالی نہیں لوٹوں گا ○ نظروں سے پلا ساقی پیمانے پہ پیمانہ

تو عارفِ کامِل ہے اللہ سے ہے یارانہ ○ تیری شان ہے شاہانہ انداز فقیرانہ

پیر فہمی کی نظروں میں کچھ ایسا اثر دیکھا ○ جس پر بھی نِگاہ ڈالی اُسے کردیا دُردانہ

پُرنور مجھے کردے ایک نظرِ عنایت سے
روشن میرا ہوجائے معرؔوف کا شانہ

آہ

آہ کرنا بھی تیرے عِشق میں رسوائی ہے
لب ہیں خاموش مگر آنکھ یہ بھر آئی ہے

کس طرح ترکِ تعلق کا خیال آئے مجھ کو
عشق میں جاں ہی کیا دِل بھی تمنائی ہے

بندائے عشق نے معراجِ وفا پائی ہے
عقل نابینا کھڑی بن کے تماشائی ہے

کتنے الزام لگا دیتی ہے اہلِ دنیا
کون ہے تیرے سِوا میرا شنا سائی ہے

آج بھی اہلِ تفکر ہے کشا کش میں پڑے
نکتہ پیچیدہ مگر کوئی تو ہر جائی ہے

پیر فہمی نے عطا کی ہے وہ دردِ اُلفت
درد حَد سے جو بڑھا جب تو شفا پائی ہے

عِشق کے نقش مِٹائے نہ مٹیں گے معرؔوف
صورتِ جاناں تیری دل میں اُتر آئی ہے

سوال وجواب

سوال :- وہ کیا ہے؟

جواب :- وہ اجمیر ہے۔

سوال :- اُس اجمیر میں؟

جواب :- میرے خواجہ ہیں۔

سوال :- یہ خواجہ کیسے دِکھتے ہیں؟

جواب :- پیرفہمی جیسے دِکھتے ہیں۔

سوال :- خواجہ ہیں کیسے تم نے اُنکو مان لیا؟

جواب :- من کی آنکھوں سے میں نے اُن کو جان لیا۔

سوال :- سونے کا کلس ہے دیکھ میرے خواجہ پر؟

جواب :- خواجہ کا کلس ہے دیکھ فہمی پیا کے سر پر۔

سوال :- پانی پہ حکومت چلتی ہے میرے خواجہ کی؟

جواب :- سانسوں پہ حکومت چلتی ہے میرے فہمی کی۔

سوال :- دنیا اُن کو خواجہ خواجہ کہتی ہے۔

جواب :- فہمی کو دنیا مہاراجہ کہتی ہے؟

سوال :- اُن کے در سے کعبہ دکھتا ہے۔

جواب :- اِن کا در ہی مدینہ لگتا ہے

وہ کیا ہے

سوال :- سب ولیوں کا خواجہ راج دُلارا ہے؟

جواب :- پیرفہمی بھی سب ولیوں کا پیارا ہے۔

سوال :- خواجہ کے در کو بابِ جنّت کہتے ہیں؟

جواب :- فہمی کے در کو بابِ رحمت کہتے ہیں۔

سوال :- پیر فہمی کیسے دِکھتے ہیں؟

جواب :- پیر عادل جیسے دِکھتے ہیں۔

سوال :- پیر عادل کیسے دِکھتے ہیں؟

جواب :- مہتاب اللہ جیسے دِکھتے ہیں۔

سوال :- مہتاب اللہ کیسے دِکھتے ہیں؟

جواب :- قدیر اللہ جیسے دِکھتے ہیں۔

سوال :- قدیر اللہ کیسے دِکھتے ہیں؟

جواب :- کریم اللہ جیسے دِکھتے ہیں۔

سوال :- کریم اللہ کیسے دِکھتے ہیں؟

جواب :- میرے خواجہ جیسے دِکھتے ہیں۔

سوال :- میرے خواجہ کیسے لگتے ہیں؟

جواب :- پیر فہمی جیسے لگتے ہیں۔

سوال :- پیر فہمی کیسے دکھتے ہیں؟

جواب :- پیر معروف جیسے دکھتے ہیں۔

دوئی کو ہم نے چھوڑ دیا
فہمی کو خواجہ مان لیا۔

کوشش نہ کر

اۓ حُسن اَزل اے ماہِ مبین
مجھ سے چہرہ چُھپانے کی کوشش نہ کر

میں تیرا آئینہ تو میرا آئینہ
مجھ سے خود کو چُھپانے کی کوشش نہ کر

مَن عَرف کا ہوں قرآں مَان لے
قد عرف کی ہوں تفسیر جان لے
اے میرے دِلنشیں تو ہی مجھ میں خِفی
کر کے لا کی نفی آجا میرے مکیں
چُھپ کے مجھ کو ستانے کی کوشش نہ کر

کُنتُ کَنزً کا راز تو کھول کر
چُھپ گیا کیوں ہے آدم میں بول کر
کیوں نہاں تو ہوا مجھ کو کچھ تو بتا
میں ہوں تیرا پتہ تو ہے میرا پتہ
مجھ سے چھپنے چُپانے کی کوشش نہ کر

میمِ احمد کا برقع تو اوڑھ کر
تنِ خاکی میں روح کو چھوڑ کر
یہ تماشہ ہے کیا کہدو مجھ کو ذرا
میں نہ تجھ سے جُدا تو نہ مجھ سے جُدا
پھر یہ بننے بنانے کی کوشش نہ کر

پیرفہمی تیری میں خاک ہوں
جل چکی ہوں مگر پھر بھی راکھ ہوں
آ بھی جا اب ذرا رُخ سے پردہ ہٹا
میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے
اب بہانہ بنانے کی کوشش نہ کر

جانا اچھا نہیں یوں چھوڑ کر
اپنے عاشِق کے دِل کو توڑ کر
میری جاں تو بتا کیا یہی ہے وفا
ہے ازل سے دیوانہ یہ معروف تیرا
میری سانسیں چُرانے کی کوشش نہ کر

رقصِ بسمل

کب سے بیتاب ہوں دیدار تیرا پانے کو
ایک نظر دیکھ لے مُرشد تیرے دیوانے کو

یاد میں تیری ہر ایک سانس یہ چلتی ہی رہی
زندگی شمع کی صورت میں پگھلتی ہی رہی

کہ دِل میں تیری مورت * دِکھا دے اپنی صورت
ذرَا پَردہ ہٹاؤ * ذرا جلوہ دکھاؤ
ہوش آجائے گا * ساقی تیرے دیوانے کو

نارِ نمرود کو پھولوں میں بدلتے دیکھا
عِشق کی آگ سے پتھر کو پگھلتے دیکھا

میرے دِل کے اندر * بنا ہے تیرا مندر
تیری پوجا کروں میں * تجھے سجدے کروں میں
دیر و کعبہ سے * غرض کیا تیرے دیوانے کو

شمعِ طور کو پھر سے جلانا ہوگا
جلوۂ یار سرِ بام دکھانا ہوگا

نظر سے تو پلادے * مجھے اپنا بنادے
مجھے چاہے جِلادے * مجھے چاہے مٹادے
مستیِٔ عشق میں * تیار ہوں ڈھل جانے کو

مظہرِ ذات کا ہر سمت تماشا دیکھا
لا کے پردے میں ہی کثرت کا تماشا دیکھا

مکینِ لا مَکاں ہے * تو رازِ کن فکاں ہے
تو خود ہی رازِ ہستی * تو خود ہی رازداں ہے
روپ لایا ہے * بدل کر مجھے بہکانے کو

بحرِ وحدت کو قطرے میں سمٹتے دیکھا
ہم نے چنگاری کو شعلوں میں بدلتے دیکھا

جِسے چاہو بناؤ * جِسے چاہو مِٹاؤ
تیرے ہی ہاتھ میں ہیں * جِسے چاہو جِلاؤ
بن کے فہمی پیا * آگئے بچانے کو

چہرۂ یار سے پردے کو اُلٹتے دیکھا
شبِ معراج یہ ہم نے بھی تماشا دیکھا

جِسے چاہو بُلاؤ * جِسے چاہو گِراؤ
یہی تیری ادا ہے * فنا میں ہی بقا ہے
حیات و موت میں بھی * تو ہی جلوہ نما ہے
راز ہی راز ہیں
معروف سمجھانے کو

نذرانہ جان وتن

یہ جان آپ کی ہے یہ تن آپ کا
نغمہَ تارِ نفس میں سُخن آپ کا

چاند تاروں سے افضل میری منزلیں
کر رہا ہوں سفر میں چلن آپ کا

مجھ میں میرے صنم کی ہے صورت چھپی
ہو رہا ہے میرا اب مِلن آپ کا

چل رہی ہے روح پہ حکومت میری
آپ کی ہے عنایت ذہن آپ کا

جِس کو کہتی ہے دنیا شرابً طہورا
اُس میں مخفی لُعابِ دھَن آپ کا

خانہِ کعبہ سے بڑھ کر میرا دِل ہوا
بن گیا ہے میرا دِل دکن آپ کا

مُشک و عمبر پسینے سے آپ کے بنے
قیمتی ہے بہت ہی بدن آپ کا

پیرِمِری میرے ہیں بڑے ہی سخی
ہو عطا مجھ کو دردِ چلن آپ کا

گلشنِ قادری کے ہو مالی میرے
معرؔوف گُل ہے تمہارا چمن آپ کا

سَانچہ گرو

سَانچے گرو پہ تَن مَن واری
بن کے پُجارن سَاجن کی

بَھاگ کی مَاری میں دُکھیَاری
جاؤں کہَاں میں لاج کی مَاری
کون سُنے مجھ پَاپن کی

تیرے مِلن کو عُمریا بیتی
طعنہ دیتی ہے میرے سہلیی
لاج رکھو مجھ برہَن کی

دَوار پہ موری انکھیاں لگی ہیں
توری دیدکی خَاطر کھلی ہے
پٹ یہ موری نینن کی

دم کی رسّی ٹوٹ رہی ہے
کِتنی رتیَاں بِیت رہی ہیں
آس مَا توری درشن کی

چرنوں میں انکی گیان کی گنگا
نظروں میں انکی امرت ورشا
جِس پہ گِری وہ روشن کی

من میں مُورلیا ھُوھُو باجے
اور نہ دوجا کوئی سَاجے
میں ہوں دیوانی موہن کی

آوت جاوت تن میں سنوریا
پَر نہ دِکھے وہ کیسی نظریا
نظریں عطا کر درشن کی

بہت کٹھین ہے فہمی نگریا
پگ میں چھالے لب پہ گجریا
بِپتا سنو اِن اسون کی

ہَری گُن گرو ہے ہَری روپ لایا
معرؔوف گرو میں ہری جو ہے پایا
وہی ہے سُہاگن ساجن کی

چہرہ میرے مُرشد کا

چہرہ میرے مرشد کا ہر حُسن پہ بھاری ہے
کیا بیخودی میں ہم نے تصویر اُتاری ہے

ہر شئے میں جلوہ تیرا ہرجا پہ توہی توہے
آنکھوں کے جھروکے میں تصویر تمہاری ہے

یہ اہلِ جہاں میری ہستی کیا مٹائنگے
تیرے عشق میں ہی جل کر تقدیر سنواری ہے

تیری بندہ نوازی پر یہ آس لگائے ہے
خالی نہیں جائیگا تیرے در کا بھکاری ہے

آنکھوں میں تیرے دم ہے ہاتھوں میں کرامت ہے
ابلے ہیں خزانے وہاں ٹھوکر جہاں ماری ہے

اے زاہد ناداں آمیرے پیر کے قدموں میں
مُرشد کے تصور میں خود رحمتِ باری ہے

جب سے بنی ہے دنیا تجھ سا نہیں دیکھا ہے
ہم نے تیری چوکھٹ پر اک عمر گزاری ہے

راز و نیاز کہہ کر پیرفہمی یوں بولے
یہ ذکر ہے کلمے کا ہر ذکر پہ بھاری ہے

ایک تیرے تصور میں گم ہو گئے ہیں معرؔوف
خود میں ہی نظر آئی تصویر تمہاری ہے

آمدِ پیر

اے پیر تیرے آنے سے عاَلم میں بہاریں آئی
ہے نور سے روشن سینہ آنکھوں میں جلوہ نمائی

تیرے ایک نظر کے طالب تیری ایک نظر پہ قرباں
تو جس کو چاہے نوازے تیرے ہاتھ ہیں ساری خدائی

تو گنجِ خفی کا خزانہ نورانی ہے تیرا گھرانہ
آدم کا تو ہے بہانہ تو بندہ تو مولائی

تجھے دیکھنا عین عبادت تیرے ساتھ ہے ساری قدرت
تیرا جلوہٗ رازِ حقیقت کیا جانے تجھ کو خُدائی

مجھے جامِ طہورا پلاکر سانسوں میں کلمہَ بسا کر
میرے دِل کو کعبہَ بناکر کی رب سے میری رسائی

پیر فہمی تو ہے نگینہ تو میرا مکہَ مدینہ
معروؔف کے سر پر دیکھو ہے عشق کی بدلی چھائی

وہی تو نہیں

جن سے دیر و حرم جگمگانے لگے جھلملانے لگے
یہ بتا دو کہیں تم وہی تو نہیں وہی تو نہیں
جن کے قدموں پہ شاہ سر جھکانے لگے اِترانے لگے
یہ بتا دو کہیں تم وہی تو نہیں وہی تو نہیں

جن کے قدموں کا بوسہ لیا عرش نے
جن کا سایہ نادیکھا کبھی فرش نے
جن سے تاریک دل نور پانے لگے بل کھانے لگے

کیوں فضاؤں میں خوشبو سی چھانے لگی
وہ یہی ہیں کہیں ہیں بتانے لگی
ہر کلی منہ اپنا چھُپانے لگی شرمانے لگے

جِن کے گیسو دراز ا جو بل کھا گئی
جیسے ابرِ کرم کی گھٹا چھا گئی
روشنی دونوں عالم لُٹانے لگے لُٹ جانے لگے

تیرے دیدار کے سب طلب گار ہیں
رُخِ انور کے سارے ہی بیمار ہیں
کتنے دل کو وہ طور بنانے لگے جلانے لگے

بجلیوں نے ہے تجھ سے چمکنا لیا
اور گُلوں نے ہے تجھ سے مہکنا لیا
وہ آدم کے دم میں آنے لگے وہ جانے لگے

تیرا جلوہ سرِ بام عام ہوا
ہر زباں پر ایک ہی نام ہوا
پیرفہمی کا نعرہ لگانے لگے بل کھا نے لگے

رقص بسمل ہے کوئی تو بے ہوش ہے
معروف رازداں ہی تو خاموش ہے
لامکاں دل بنا کے سمانے لگے چھانے لگے
یہ بتا دو کہیں تم وہی تو نہیں

جامِ اَرِنی

بس تیرے نام پہ ہر جام لیا کرتے ہیں ✿ ہوش آنے کے لیئے ہم تو پیا کرتے ہیں

لوگ میخانے کے اندر بھی ڈرا کرتے ہیں ✿ ہم تو کعبے کے اندر بھی پیا کرتے ہیں

آبِ انگور کو لنگور پیا کرتے ہیں ✿ بادہِ عرفان کو عارف ہی پیا کرتے ہیں

مذہبِ رندی میں پہنا محبت کی نماز ✿ نماز دائمی ہم لوگ ادا کرتے ہیں

رگوں میں بہتا ہے جو اُس کو تو لہو نہ سمجھ ✿ عشق کے دریا تو رگ رگ میں بہا کرتے ہیں

کیسے احسان چکائینگے تمہارے مرشد ✿ تم سلامت رہو ہر وقت دُعا کرتے ہیں

پوشیدہ رہتے ہیں دنیا میں یہ اللہ والے ✿ دنیا سے بچنے کو غاروں میں چھپا کرتے ہیں

کبھی ڈرتے نہیں غم خوف سے پیر فہمی ✿ عشق کا درد بڑھانے کی دوا کرتے ہیں

جامِ ارنی کا تو جام پیئے جا معرؔوف
بس تیری دید کی خاطر ہی پیا کرتے ہیں

جَان وجگر

جِلا کر جان و جگر جلوہ تیرا دیکھ لیا
چُھپا تھا مجھ ہی میں میرا خدا دیکھ لیا

پتلیوں میں ہی میری جلوہ نما تھا تُو تو
جا بجا تجھ کو ہی بس جلوہ نما دیکھ لیا

ارے وہ عرش بریں پر ہی رہنے والے
اِس زمیں پر بھی مکاں ہم نے تیرا دیکھ لیا

لاکھ بھی پردے گراتا جا او گرانے والا
ہم نے ہر پردہ تیرا اُٹھتا ہوا دیکھ لیا

رازِ احمد کا مِلا اور تجھے جان لیا
میم کے بُرقعہ میں تجھ کو ہی چُھپا دیکھ لیا

اوڑھ کر جامعے اِنسان کا وہ آیا ہے
اَلِانسَانُ سِرّی میں خُدا دیکھ لِیا

پیرفہمی کے تصوّر نے ہمیں سمجھایا
فنا کے روپ میں ہی رازِ بقا دیکھ لیا

شاہَ معرؔوف نے ہمدم کا سہارا لیکر
آپ اپنے میں مجھے جانِ وفا دیکھ لیا

دستور دنیا

پلکوں پہ بٹھاتے ہیں نظروں سے گراتے ہیں
اس طرح رسمِ اُلفت کیوں لوگ نبھاتے ہیں

اپنا بنا کے پہلے سینے سے لگاتے ہیں
پھر ایک ہی نظر میں بے گانہ بناتے ہیں

اپنے میں پرائے میں کیا فرق رہا ناصح
یہ دل میں رہ کر بھی میرے دل کو دُکھاتے ہیں

کہنے کو تو یہ دنیا ساری ہی ہماری ہے
جب وقت پڑا بھاری دامن کو بچاتے ہیں

یہ دل و جگر کیا ہے گر جان بھی وہ مانگے
شمشیر کے آگے ہم گردن کو کٹاتے ہیں

ہم نے تو مکینِ دل جب آپ کو ہی بنایا
کیوں بیٹھ کر دل میں میرے نشتر کو چُباتے ہیں

دل میں نے اس سے مانگا تو غصّے میں یوں بولے
یہ جان لیوا سودا کس طرح نبھاتے ہیں

گر ملتے نہ پیرفہمی ہستی میری مٹ جاتی
اس لئے تیرے آگے ہم سر کو جھکاتے ہیں

معروؔف تیرا دشمن تیرا ہی نفس تھا وہ
ایک بار مار کے کیوں سو بار جلاتے ہیں

عنوانِ محبت

عُنوانِ محبت کا اِتنا ہی فسانہ ہے
ایک طرف ہے دیوانہ ایک طرف زمانہ ہے

عاشق کی حقیقت کو عاشق ہی سمجھتے ہیں
گر سمٹے دلِ عاشق پھیلے تو زمانہ ہے

عاشق کی باتوں کا مطلب نِرالا ہے
دیدار کا پینا ہے اور ذکر کا کھانا ہے

یہ ہوش و خرد والے کیا جانے تیری ہستی
ساقی کی نِگاہوں میں احمؐد کا ٹھکانہ ہے

اے حُسنِ دو عالم بے کس پہ کرم فرمَا
بس تیری محبت کا سانسوں میں ترانہ ہے

دل ہوش نظر بَا ہوش ہے اپنا قدم باہوش
ساقی ہی سمجھتا ہے یہاں کون دیوانہ ہے

اے فہمی پیا تیری ہم بندہ نوازی پر
سو جان سے ہیں قربان معروف کا گھرانہ ہے

سامنے

کون رہتا ہے ہمیشہ سَامنے
ایک معّمے کا معمّہ سَامنے

کِس کا جلوہ دیکھ کے موسیٰ گرے
جلوہ گر تھا طورِ سینا سَامنے

رُخ سے پردے کو ہٹا پردہ نشیں
تیرا عاشق ہے تڑپتا سَامنے

یہ نمازِ عشق کا دستور ہے
دِل جُھکا ہے سرکٹایا سَامنے

نحُنُ اَقرَبُ سے دیا دھوکا ہمیں
سامنے ہوکے نہ آیا سَامنے

قیس کو بھی تو نے مجنوں کر دیا
دیکھ مجنوں کا تماشہ سَامنے

سر کدھر ہے جاں کدھر ہے دِل کدھر ہے
کیا پلایا کیا پلایا سَامنے

شکلِ آدم میں ہوا ظاہر کبھی
سر ملائک کا جھکایا سَامنے

رخ سے جب پردہ ہٹایا یار نے
پیرفہی کا تھا مکھڑا سَامنے

یہ قلم معروف کا بھی شق ہوا
آ گیا تھا کس کا چہرہ سَامنے

گیا کوئی

جانے کیسی پلا گیا کوئی ● میری ہستی مِٹا گیا کوئی
معاذاللہ تیری نظر کا خُمار ● مجھ کو کافِر بنا گیا کوئی
تیری رفتار واللہ کیا کہنا ● جِسم و جاں میں سما گیا کوئی
خوابِ غفلت سے جب کُھلی آنکھیں ● پل میں زندہ بنا گیا کوئی
تھام کر ہم کلیجہ روتے رہے ● راز ایسا بتا گیا کوئی
ڈال کر پردہ میم کا کس نے ● میری صورت میں آگیا کوئی
بھانپ بن کر حواس اُڑنے لگے ● آگ ایسی لگا گیا کوئی
پھونک کر خاک پہ قُم باذْنِیْ ● کِتنے مُردے جِلا گیا کوئی
کھینچ کر ہاتھ پر لکیروں کو ● نام اپنا بتا گیا کوئی
رُخ سے پردہ اُٹھا کر پیرؔ فہمی ● کِتنے پردے جلا گیا کوئی

مٹ نہیں سکتے یہ نِشاں معرؔوف
سجدہ ایسا کرا گیا کوئی

نظر آتے ہیں

رات میں دن میں وہ سو بار نظر آتے ہیں
کلمے والوں کو ہی سرکار نظر آتے ہیں

اپنی آنکھوں کا وضو کر کے نظارہ کر لے
دل کے آئینے میں دلدار نظر آتے ہیں

قابلِ دید بنا دل کو بھی تو اے واعظ
بڑی مشکل سے ہی دلدار نظر آتے ہیں

فلسفی، عالم وفاضل بھی متقی بھی یہاں
سب تیرے عشق میں سرشار نظر آتے ہیں

بیٹھ جا نادِعلی پڑھتے ہوئے تو دل سے
سامنے حیدرِ کرّار نظر آتے ہیں

پیر فہمی ہی تیرا نام بقا باللہ ہے
تیرے دیوانے بھی دمدار نظر آتے ہیں

دیوانہ ہم تمھیں کہتے تھے مگر اے معروف
دیوانہ ہو کے بھی ہوشیار نظر آتے ہیں

جلوہ تیرا

شئہِ رگ میں جلوہ تیرا روح پر تیری حکومت
ہر جا تمہیں ہو لیکن پردے میں ساری حِکمت

سجدے میں تیرے ناداں کچھ بے خودی نہیں ہے
خود کو بھی بھول جانا یہ اصلی ہے عبادت

تخم و شجر کا نکتہ مرشد سے ہی کُھلے گا
وحدت میں ہی ہے کثرت کثرت میں ہی وحدت

ہاتھوں میں ہاتھ لے کر میرے پیر نے کہا یہ
رکھ یاد تو ہمیشہ سب سے بڑی ہے نسبت

لاکھوں کتابیں پڑھ کر نکتہ سمجھ نہ پائے
ہے اپنے دم میں ہی پوشیدہ سب حقیقت

فہمی پیا نے لاکھوں قسمت سنوار دی ہیں
اُن سے ملا ہے رُتبہ اُن سے بڑی ہے شہرت

معروؔف خود خدا بھی پوچھے گا مدعا کیا
کیا کچھ نہیں ہے ملتا کامل ہو جب محبت

ایک نظر چاہیئے

دیوانے ہیں دیوانوں کو نہ اپنی خبر نہ دنیا کا ڈر
نظر کے لیئے ایک نظر چاہیئے ایک نظر چاہیئے

بلندی پہ دیکھو ہمارا مکاں
ہمارے ہی اندر زمیں آسماں
بِنا یار کے بندگی کچھ نہیں
جہاں یار ہے روشنی ہے وہیں

جو مانگا ہے مِلا ہے میرے یار سے اُس دربار سے
کہ خود میں بھی اپنے اثر چاہیئے

محمّد جب سے ہمارے ہوئے
خُدا نے کہا ہم تمہارے ہوئے
قرآں بن گیا ہے ہماری زباں
ہیں محمد جہاں پر خدا بھی وہاں

محمد کا جو بھی طلب گار ہے اُسے پیار ہے
مُحمّد کو پانے جِگر چاہیئے

ہیں عرشِ بری پر ہمارے نِشاں
ہمیں سے ہی آباد سارا جہاں
جو چاہے تو کر دے پتھر کو صنم
ہمیں سے ہے دیکھو جہاں کا بھرم

ہمارے ہی محتاج دونوں جہاں مکیں کیا مکاں
کہ خود میں بھی آئینہ گر چاہیئے

ہمارے ہی آگے فرشتے جُھکے
ہمارے ہی آگے ہیں سجدہ کئے
خدا نے کہا ہے خلیفہؔ ہمیں
خدا کی جھلک دیکھ اِنسان میں

ارے بے خبر لے کچھ اپنی خبر کہاں تو کدھر
مگر پیر کی ایک نظر چاہیئے

میرے پیر فہمی بڑے مہرباں
تمہارے ہی صدقے میں پہنچے یہاں
تمہیں سے نبی کا خزانہ مِلا
تمہیں سے خدا کا ٹھکانہ مِلا

آنکھوں میں ہو تصویر سَر میں نشہ میرے پیر کا
معرؔوف توہی تو کا ذِکر چاہیئے

آدمی کے پیچھے

میری زندگی پڑی ہے تیری بندگی کے پیچھے
میری ہر خوشی چھپی ہے تیری ہر خوشی کے پیچھے

یہ مقامِ بےخودی ہے یہاں خود کی کب خبر ہے
کوئی اور بولتا ہے میری بےخودی کے پیچھے

موت و حیات دونوں ہے عجیب کشمکش میں
مَرکر بھی ہوں میں زندہ تیری عاشقی کے پیچھے

تارِ نفَس کے آگے کئی اور منزِلیں ہیں
آگے نِکل چکا ہوں اُسی روشنی کے پیچھے

اَسرارِ کُنتُ کنزاً ہے انساں کی شکل میں ہی
یہ کون چھپ گیا ہے اس آدمی کے پیچھے

آبِ حیَات اُن کی نظروں سے پی رہا ہوں
مجھے زندگی مِلی ہے تیری میکشی کے پیچھے

فہمی پیا کے جیسا رہبر مِلا نہ کوئی
میں نے خودی کو پایا تیری رہبری کے پیچھے

تفسیر ایک ''لا'' کی ممکن نہیں ہے معروف
ہے خیالِ مَاسِوا اب میری خاموشی کے پیچھے

اِشک بحر

چراغِ نورائے اِیماں اُسی میں جلوہ گر ہوگا
تپشِ عشق سے جس کا جلا قلب و جگر ہوگا

کلیجہ پھٹ گیا پانی ہوا وہ موم سا پگھلا
تیری چشمِ کمانی کا لگا تیر شرّر ہوگا

شکاری خود پھنسا ہے جال میں ہی نفس کے اپنے
وہی راہ پائے گا جو صاحب اہلِ نظر ہوگا

سِکھایا مکتبِ عشق نے ہستی فنا کرنا
کسے معلوم تھا یہ قِصّہ تیرا دردِ سر ہوگا

کہ مقتل میں مِلے گا راز تجھ کو اپنے قاتل کا
ہاں جس کا دامن تر آلودِ خون جِگر ہوگا

تمہارا دیکھنے والا بھلا زندہ رہے کیسے
نِگاہِ ناز میں پنہاں کوئی میٹھا زہر ہوگا

مریضِ عِشق کو بخشی حیاتِ جاویدا جس نے
وہ میرے پیرفہمی کی نِگاہوں کا اثر ہوگا

یہ وہ طوفان ہے روکو تو بڑھ جاتا ہے اے معروف
دلِ بے تاب سے نکلا ہوا اشکِ بحر ہوگا

سلیقاءِ زندگانی

طوفانِ زندگانی کے میری نظر میں ہیں
کشتی میں سارے لوگ ابھی جانے سفر میں ہیں

جب سے تیرے چہرہ میں دیکھا ہوں جانِ من
سودے ہزاروں عشق کے اب میرے سر میں ہیں

ہاتھوں میں لیکے پیمانے میخوار آگئے
کچھ میکدے کے میکدے تیری نظر میں ہیں

تو جا کے چاند تاروں میں کیا ڈھونڈ تا ہے اب
قدرت کے سارے بھید تو آدم نگر میں ہیں

تیرے دیوانے بن گئے کلمے کے رازداں
کلمے کے راز پوشیدہ دم کے سفر میں ہیں

اک دم میں ختم ہوتے ہیں ستّر قرآن بھی
ستّر ہزار پردے بھی ہماری نظر میں ہیں

سرکار پیرفہمی کا دامن ہمیں مِلا
ادراک اور فہم کے دروازے گھر میں ہیں

ہم آفتابِ عشق تو معرؔوف ہیں ایسے
جلوے ہمارے نام کے شمش و قمر میں ہیں

مئے توحید

اللہ کہنا چھوڑ دے جب خودی کو پائے گا
جب خودی مِل جائے گی تو خود خُدا ہو جائے گا

بند کر کے آنکھ و لب کو دیکھ جلوہ یار کا
ذرّے ذرّے میں خُدا جلوہ نما ہو جائے گا

تن ہے بُت اور من ہے کعبہ دونوں کو ہی توڑ دے
دے اناالحق کی صدائیں حق ہی حق ہو جائے گا

بندہ ہے اِسم تیرا اور مسمّیٰ ہے خُدا
بندہ ہی بندہ رہے گا جب دوئی کو لائے گا

ذرّے ذرّے میں اناالحق کی صدائیں گونجتی
چشمِ باطن سے جو دیکھے خود پتہ چل جائے گا

بندہ کی تصویر بن کر کون تجھ میں بولتا ہے
بات سُن لے دل کی ناداں ورنہ ٹھوکر کھائے گا

ایک دِن سرکار نے حضرت عمر سے یوں کہا
ہے خُدا ہمراہ جن کے وہ کیوں بھلا چلائے گا

ذِکر کلمے کا بتا کر خود ہی مذکور ہو گیا
پیر فہمی ہی دم میں ہے باہر خُدا کہلائے گا

'لاَ' کے پردے میں رکھا ہے ذات ہستی دیکھ لے
خود کا ہی دیدار معرؔوف پردہ جب اُٹھ جائے گا

آئینہ

آپ ہی اپنی حقیقت آپ ہی ہیں آئینہ
آپ ہی اپنا پتہ ہیں آپ ہی ہیں لاپتہ

دونوں عالم کی حقیقت آپ سے ہے رونما
ناسوت و باہوت تک بھی آپ ہی ہیں جابجا

مانگنے سے پہلے خود پہ ڈالدو گہری نظر
آپ ہی ہیں مدعی اور آپ ہی ہیں مُدّعا

آپ ہی بادِ اجل ہیں آپ ہی چشمِ حیات
آپ ہی باغِ ارم ہیں آپ ہی نارِ فنا

میم کا پردہ اٹھا معراج میں تو جِس گھڑی
آپ ہی کے روبرو تو آپ کا سایہ کھڑا

آپ ہی کے دم قدم سے جگمگا اُٹھا جہاں
پیرفہمی آپ ہی ہیں ہر طرف جلوہ نما

آپ میں گر آپ پانا آپ کو منظور ہو
معرؔوف اپنی ہی فنا ہیں معرؔوف اپنی ہی بقا

حُسنِ ازل

لَا کے مُردے میں جان اِلَّا اللہ
خود کی کر لے پہچان اِلَّا اللہ

راستہ خود بخود بن جائے گا
دیکھ بن کے طوفان اِلَّا اللہ

مُردہ سانسوں کو زندہ کر پہلے
تو ایک دم کا مہمان اِلَّا اللہ

تو ہی دلدار "ھوٗ" کی مۓ کا ہے
تجھ میں محبوبی شان اِلَّا اللہ

بھول کر خود کو کیا خدا پایا
چھپا تجھ میں رحمان اِلَّا اللہ

آتے جاتے ہی دم میں پنہاں ہے
پڑھ اپنا قرآن اِلَّا اللہ

پیرفہمی سے رازِ کلمہ مِلا
لے لے اُن سے ایمان اِلَّا اللہ

خاک میں خاک بن کے مِل جائے گا
بات معروؔف کی مان اِلَّا اللہ

یہ جو آدم ہے بہانہ ہے کسی کا
اس میں پوشیدہ خزانہ ہے کسی کا

بہانہ کسی کا

درِساقی پہ سر میرا جُھکنے لگا
اُن کی مست نگاہوں سے پینے لگا
یہ جو ساقی ہے فسانہ ہے کس کا

''ھوٗ'' کی مستی نگاہوں میں چھانے لگی
انکی صورت نگاہوں میں آنے لگی
یہ جو صورت ہے ٹھکانہ ہے کس کا

آئینے سے ہے کوئی صدا دے رہا
تیرے ہونے کا مجھ کو پتہ دے رہا
یہ جو پُتلا ہے کِھلونا ہے کس کا

روح سے کلمۂِ حق وہ پڑھانے لگے
میری سانسوں میں آکے سمانے لگے
یہ جو کلمہ ہے ترانہ ہے کس کا

ایک عالم تمہارا پرستار ہے
دیکھنے کے لئے کب سے بیدار ہے
کتنا گہرا یہ فسانہ ہے کس کا

ان کی ترِچھی نظر کا ہوا یہ اثر
داغ دل سے دوئی کا مٹا بے خطر
پیربھی یہ بہانہ ہے کس کا

ایک زمانے سے ہم بھی طلبگار ہیں
سامنے ہوکے پوشیدہ دلدار ہیں
یہ جو معرّوف ہے دیوانہ ہے کس کا

نقطے سے نکتہ

گنج خفی میں کیا ہے مرشد مجھے بتا دے
عرشِ بریں کہاں ہے اس کا ہمیں پتہ دے

صورت میں کون چھپا ہے کِس کا یہ تصوّر
صورت کا بھید کیا ہے مورت میں تو بتا دے

کلمے میں کُفر دو کیوں یہ چار شرِک کیا ہے
کلمے کا راز کیا ہے آدم میں تو بتا دے

تو کِس کا ہے خلاصہ تیرا ظہور کیا ہے
احمد کا بھید کیا ہے احد میں تو بتا دے

یہ نامِ اللہ آیا ہے کِس کے مکان سے
حُرفِ الف میں تو مجھے لا مکاں بتا دے

کلمے میں نہیں ہے نقطہ نکتہ ہی ابتدا ہے
''ب'' کا بھید کیا ہے نقطے میں تو بتا دے

پیرانِ پیر فہمی عاشق ہوں میں تمہارا !!
صورت میں میری اپنی صورت کو تو دِکھا دے

سب تجھ کو ڈھونڈ تے ہیں تیرا پتہ نہیں ہے
معرؔوف کہاں چھپا ہے ہمیں وہ جگہ بتا دے

تِلاوت اُلوجود

نوُ دروازے بندکرکے منکا منکا رول
خود کی منزل پانا ہے تو من کی آنکھیں کھول

تن میں تیرے چھ رتن ہیں نہیں ہے جس کا مول
بیسؔ نقطے پانچ تن ہیں پچیس گن انمول

لااِلہٰ کی بیل لگاکے اِلاَّ اللہ کے راز کو کھول
نورمحمدؐ سے کردے اُجالا رسول اللہ کے سُن لے میٹھے بول

دم کے سفر میں آدم چلا ہے لیکے 'ھوٗ' کا ڈول
دم کی رسّی تن کا کنواں نہیں ہے کوئی ڈھول

ہَا'ھوٗھی' کی لیکے تو چابی پانچ دریچے کھول
ترکوٹی میں موتی مِلے گا موتی ہے انمول

اس کلمے سے یارکو پالے وقت ہے انمول
جوانی جائے نکل رہے جائیگی ہڈی چمڑی کا جھول

خاک کے پُتلے جان لے خودکو محنت ہوگی وصول
خاک تو بن کر اڑ جائیگا اُڑیگی ہوا میں دھول

پیرفہی من میں چُھپے ہیں دیکھ جھاڑ جھاڑ کر دھول
تیرا تصوّر آتے ہی میرا برزخ بنا انمول

تفسیرِ انساں بیاں ہوگیا راز کسی پہ نہ کھول
خود کو تُو معرؔوف پیارے کلمے ہی میں تول

کُفر

سجدہ تیرے قدموں پہ ادا کون کرے گا
یہ کُفر بھلا میرے سِوا کون کرے گا

مرکر میری مٹی تیرے قدموں سے لپٹ جائے
یوں عشق میں ہستی کو فنا کون کرے گا

وجود میں بن کر میرے موجود تُمہیں ہو
سانسوں سے میری تم کو جدا کون کرے گا

ہوتے ہیں نگاہوں سے بھی سجدے ارے ناداں
پیشانی کو اپنی ہی سیاہ کون کرے گا

عاصی کو تیرے در کے سِوا چارا نہیں ہے
محشر میں گناہوں سے رہا کون کرے گا

ہوتے ہیں مقدر سے سجدیں درِ جاناں
من عرف کی مسجد میں ادا کون کرے گا

کعبہ نہیں ہے دل میرا بُت خانہ سمجھ لے
یوں پُوجا تیری صبح و مسا کون کرے گا

فہمی پیا کی چشمِ نوازش کا اثر ہے
ہر لمحہٗ بھلا مجھ کو عطا کون کرے گا

معرؔوف تیرے سجدے میں بھی بوئے علی ہے
سر اپنا نمازوں میں فِدا کون کرے گا

پینے کا شوق

اگر ہے شوق پینے کا مُصلّے کو بچھا کر پی
تو ہوجا روبرو قبلہ کہ نظروں کو جما کر پی

پکڑکر دستِ یَدُاللہ اُٹھالے جامِ اِلَّا اللہ
صراحی خود کرے سجدہ نظر میں رب بسا کر پی

سرتن سے کٹا جب سر بنا ہے پیالائے سرمد
اسی پیالے میں اللہ ہے تو ضربِ ''ھوؔ'' لگا کر پی

چھپا احمد میں احد ہے یہ جسم اور وہ اسم ہے
یہ ساگر مئے اناالحق ہے دوئی کو تو مٹا کر پی

تیری رگ رگ میں دوڑیگا تجھی میں آکے بولے گا
تیرا ہوں میں تیرا ہوں میں مُجھی میں آسما کر پی

جسے سجدے کی فرصت ہے وہ جائے مسجدِ اقصیٰ
یہاں فرصت نہ فرقت ہے دمادم دم لگا کر پی

جسے پوری ہو کرنے کی تمنّا ربِّ ارنی کی
میرے فہمی پیا کے آگے اپنا سر جُھکا کر پی

یہ کیف و بے خودی کیسی یہ چھایا ہے نشہ کیسا
کہ معرؔوف بھید نہ کُھل جائے خودکو تو چھپا کر پی

○○○

طُرفہِ تماشہ

ایک طرفہِ تماشہ ہے ساقی تیرا میخانہ
پیتے ہی بن جائے افسانے کا افسانہ

جب ختم کیا قرآں اور اینٹ پہ اینٹ رکھی
دے خونِ جگر اپنا کیا تعمیرے میخانہ

میخانے میں پینے کو سب باادب آئے
سَقٰھُم رَبُّھُم پڑھ پیتے ہیں پیمانہ

مندر ہے یہ میخانہ بُت مِثلِ پیرِ مُغاں
آساں نہیں زاہد یہ حق بت میں نظر آنا

کیا پائے خود کو وہ قطرے کا نشہ دیکھو
ساقی کی نگاہوں میں وحدت کا ہے میخانہ

مَنْ عَرَفْ کا پیالہ ہے قَدْ عَرَفْ کا شربت ہے
آئینہِ میں جلوہٗ ہے اور جلوے میں دیوانہ

خلوت کے اندھیروں میں دانہ جوفنا ہوکر
ضیاء پائے بقا کی وہ بنتا ہے دُر دانہ

پوچھیں گے فرشتے جب کہدونگا نشے میں ہوں
یہ قبر نہیں مُنکر میخانہ ہے میخانہ

کوئی ڈھونڈے تجھکو یہاں کوئی ڈھونڈے تجھکو وہاں
اِدراک سے آگے ہیں پیرفہمی کا کاشانہ

یہ بادہ تو چھن چھن کر آتی ہے مدینے سے
مِلے دستِ یدُ اللہ سے معروف یہ پیمانہ

آیتِ عرفان

صورت اِنسان میں رحمان کہہ رہا ہوں میں
قرآں کا ہے قرآں اِنسان کہہ رہا ہوں میں

ذات و صفات کا راز جس میں ہے مخفی
آیتِ عرفان کو سُبحان کہہ رہا ہوں میں

پنجتن پاک کا ہے خُلاصہ جس میں
اُس تفسیر صورت کا عرفان کہہ رہا ہوں میں

بے چین ہوکر جِسے ڈھونڈا دیر و حرم
میرے ہی گھر میں ہے وہ مہمان کہہ رہا ہوں میں

پڑھ پڑھ کے ہو گئے جو فانی جہاں میں گم
ایسے بے نام و نشاں کی داستان کہہ رہا ہوں میں

دیکھا جو پلٹ کے میں اوراقِ زندگانی
ہر ورق پر ہے لکھا پشیمان کہہ رہا ہوں میں

ہو گئی خود کی پہچان من عرف کے پڑھنے سے
فقد نفسہٗ میں میری جان کہہ رہا ہوں میں

عرش بریں پر میرے پیرفہمی کا نام ہے لِکھا
اُس نام کے وظیفے کو ایمان کہہ رہا ہوں میں

مُحمدؐ کے نگر میں ہی معرؔوف خُدا پایا
بن گیا ہے کلمہ تیری پہچان کہہ رہا ہوں میں

شوقِ عرف

پہچان کو آگئے ہیں صورت بدل بدل کے
ہر رنگ میں تمہیں ہو فطرت بدل بدل کے

شوقِ عرف میں نکلے ذات خفی سے باہر
خِلوت میں لاکھوں تم ہو خلقت بدل بدل کے

ایک نور کی ہیں کرنیں لاکھوں جگہ ہے پھیلی
سایہ وہی ہے لیکن قامت بدل بدل کے

مٹی سے ہیں بناتے مٹی میں ہیں ملاتے
مِٹی پہ کیا کیا گذری حالت بدل بدل کے

آدم مرا نہیں ہے اہلِ نظر سے پوچھو
آدم وہی ہے لیکن صورت بدل بدل کے

لاکھوں نظر میں تم ہو لاکھوں نظر ہیں تم میں
تم تھے تمہیں ہو آئے امَامت بدل بدل کے

سامان آخرت ہے خرقے میں پیر تیرے
آئے ہیں پیر فہمی خلافت بدل بدل کے

بَابِ حرم سے نکلے ملک عدم میں پہنچے
معرؔوف تم کہاں ہو تربت بدل بدل کے

چار سو تیرا جلوہ

تیری نظروں کو دھوکا ہوا ہے چار سو میرا جلوہ عیاں ہے
بولتا ہوں تیرے دم میں ہی میں نے کب تجھ سے پردہ کیا ہے

میں انا الحق کی ہر سو صدا ہوں چڑھ کے سولی پہ تجھ سے کہا ہوں
ہے یہ منصور میرا تماشہ تیرا مولا تو بندہ نما ہے

شکلِ اِنساں کی میں نے بنایا اُس میں جلوہ پھر اپنا دکھایا
تو ابھی تک نہیں کیوں ہے سمجھا بول اب کون تیرا خدا ہے

جب سے تو بے خبر ہو گیا ہے میرا جلوہ نہاں ہو گیا ہے
دیکھ لے خود میں مجھ کو میری جاں مجھ میں رہکر ہی تو پلا ہے

جب سے خود کا پتہ چل گیا ہے رازِ اِنّیِ اَنَا مِل گیا ہے
کیسے دیکھے گا تو مجھ کو واعظ تجھ پہ پردہ دوئی کا پڑا ہے

کُن سے فیکن بھی ہو گیا میں دم میں دم آ کے آدم ہوا میں
آدم سے ہوا پھر آدم دیکھ کیسی میری یہ بقاء ہے

میری روح میں تو آ کر سمایا ہے تجھکو محبوب بھی ہے بنایا
پیر فہمی ذرا راز کھولو اب مجھ سے بھی پردہ ہوا ہے

خود ہی معروف میں ہو گیا ہوں خود میں ظاہر میں ہو گیا ہوں
جب مجھ پہ نہیں کوئی پردہ ۔ پردے میں کوئی چھپا ہے

مُقامِ 'ھو'

مقامِ 'ھوٗ' بھی ایک ایسی جگہ ہے
جہاں مولا بھی بندہ لاپتہ ہے

دوئی کو شرک کہتے عارفاں سب
یہاں یکتائی بھی شرکِ انا ہے

بنا پھرتا ہے تو کلمے کا حافظ
نہیں سمجھا ابھی تک کیا سِوا ہے

نکل کر پردۂ 'لا' سے اللہ
وہی نکتے میں آکے 'ھوٗ' ہوا ہے

اُلٹ کر میم کا پردہ جو دیکھا
شکلِ احمد میں ہی احد چھپا ہے

جِسے سب ڈھونڈتے دیر و حرم میں
میرے مرشد میں آکے چھپ گیا ہے

خودی کا آئینہ خود روبرو ہے
وہ شکلِ پیر میں ظاہر ہوا ہے

کہا منصور نے یہ میں نہیں ہوں
کہ مجھ میں پیرفہمی بولتا ہے

نہ وہ معرؔوف بندہ ہے نہ مولا
فقط 'ھوٗ' 'ھوٗ' کی اک قائم صدا ہے

نکتہ بنا ہوں میں

ایک عِشق کی خاطر ہی تیرا بندہ بنا ہوں میں
دریا بنے ہیں آپ تو قطرہ بنا ہوں میں

ہونے کا تیرے سب کو پتہ دے رہا ہوں میں
اُم القرآن میں تیرا نقطہ بنا ہوں میں

وحدت کے آئینے میں کثرت کا ہے ظہور
ظاہر تیرے ہونے کو پردہ بنا ہوں میں

آدم کے دم میں کون صدا دے رہا ہے سُن
غیب و شہود دونوں میں اک 'لا' بنا ہوں میں

ظاہر خدا مجھ سے یا میں ہوں خدا میں ضم
عقدہ کُھلے یہ کیسے جب معمّہ بنا ہوں میں

آگ نہیں ، ہوا نہیں ، پانی نہیں، مٹّی
بس نور ہوں میں نور کا ٹکڑا بنا ہوں میں

گنجِ خفی میں کون تھا جو گُد گُدا رہا
کہنے لگا وہ 'ب' کا نکتہ بنا ہوں میں

آدم بنا حوّا بنا پیر فہمی بن گیا
اہلِ نظر سے پوچھو یہ کیا کیا بنا ہوں میں

فثمہُ وجہُ اللہ کو معرؔوف سمجھ گئے
بے چہرائے یار کا چہرہ بنا ہوں میں

فنا بقاء

نہ فنا تو بن کے آیا نہ بقاء تو بن کے آیا
جوشِ بحر سے تو نے ایک بُلبلہ بنایا

بادِ نفس کی گردش کِتنے ہی بُلبلوں کو
کبھی خاک میں مِلایا کبھی آب میں مِلایا

سیپی کو چاک کرکے قدرت کا کیھل دیکھو
شبنم کا ایک قطرہ موتی میں ہے ڈھلایا

کوزے میں دفن ہوکے پائے نمودِ تخمی
یہ فنا اور بقا کے کیا درمیاں چھپایا

ہونا نظر سے غائب یہ دلیل کب فنا ہے
کہیں ڈوبنا نِکلنا یہی کھیل ہے رچایا

تارِ نفس کا نغمہ ہر آن ہے سُنایا
اپنے ہی دم کے اندر راہ سیدھی ہے دِکھایا

روزِ ازل کی مستی رگ رگ میں ہے برستی
خود کہکے 'نحنُ اقرب' بے خود ہمیں بنایا

آتے ہیں آنے والے جاتے ہیں جانے والے
تیرے در سے وہ نہ اُٹھا تیری دید جو ہے پایا

شیشئہ دِل شکستہ نابود و بود یکساں
نہ یہاں سکون پایا نہ وہاں امان پایا

یہ لباسِ مکروفن میں خود یار بھی ہے پنہاں
فہمی پیا کی صورت میرا یار لے کے آیا

نہیں ماسِوائے تیرے ہو فنا پھر بقا کیا
تھا عِشق اللہ معروف وہی نور بن کے آیا

سلام

صورتِ رحماں سلامٌ علیکُ
سیرتِ قرآں سلامٌ علیکُ

یٰسٓ طٰہٰ مزمّل مدثّر
اسرارِ قرآں سلامٌ علیکُ

وَمَا اَرْسَلْنَا قرآن کہہ رہا ہے
رحمتِ ہر جاں سلام علیکُ

سبھی کلمہ گو دے رہے ہیں گواہی
ہے تصدیقِ ایماں سلامٌ علیکُ

معروف کہو با ادب سر جھکائے
ہو لاکھوں درُودوں سلامٌ علیکُ

نبیوں میں افضل رسولوں میں اعلیٰ
اے شمّعِ یزداں سلامٌ علیکُ

حیاتُ النّبی سے ہے جاری ولایت
ولیوں کے سلطاں سلامٌ علیکُ

خزاں کا وہ رخ موڑ دے جب وہ چاہے
بہارِ گلستاں سلامٌ علیکُ

یہ جنّ و ملائک حجر بھی شجر بھی
کہے کعبہ قرآں سلامٌ علیکُ